156

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،15۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں، پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں، پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ریلیف) مصارف زندگی ملازمین 2013

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (ریلیف) مصارف زندگی ملازمین 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان، پنجاب 2013

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان، پنجاب 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

157

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے، پنجاب2013

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)دکانیں وکاروباری ادارے، پنجاب2013ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)معاوضہ کارکنان پنجاب2013

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)معاوضہ کارکنان پنجاب2013ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ مسودہ قانون(ترمیم)نفاذ(انٹرنیشنل سسٹم)اوزان وپیمانے، پنجاب2013

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)نفاذ(انٹرنیشنل سسٹم)اوزان وپیمانے، پنجاب2013ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون پر غوروخوض ومنظوری

مسودہ قانون(ترمیم)سروس ٹربیونلز پنجاب2013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سروس ٹربیونلز پنجاب 2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سروس ٹربیونلز پنجاب 2013منظور کیا جائے۔

158

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

جمعرات،15۔اگست 2013

(یوم الخمیس،7۔شوال المکرم 1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ
وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝٧٨ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝٧٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ
اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝٨٠ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰي ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝٨١ اِنَّمَآ
اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٨٢ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٣

سورۃ یٰسین آیات78تا83

اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟(78) کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے(79)(وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو(80) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے(81) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے(82) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے(83)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذِکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خُدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

حلف

نو منتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے ایوان میں محترمہ جیّدہ خالد خان صاحبہ تشریف فرما ہیں۔ آج ان کا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 65اور 127 کے تحت حلف ہو گا۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ حلف لینے کے لئے کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے محترمہ جیّدہ خالد خان سے حلف لیا)

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ ممبران اسمبلی کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ جیّدہ خالد خان نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو بہت مبارک ہو۔ کیا آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ جیّدہ خالد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ان چیزوں کا خاص خیال رکھا کریں۔ یہ آپ کا وقت ہے تاوقتیکہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی دوسرا بزنس نہ شروع ہو جائے اور جب legislation ہو گی تو اس میں آپ کو پورا اختیار ہوتا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں۔ ہماری کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہ کئے جائیں۔

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا سوال نمبر79 ہے۔

نئی اسمبلی عمارت کی جلداز جلد تعمیر و تکمیل کی تفصیلات

*79:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اندر ہال میں اب تمام ممبران اسمبلی کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ تقریباً آٹھ سال سے تعمیر ہو رہی ہے اور اس پر اربوں روپے لاگت آچکی ہے؟

(ج) کیا حکومت نئی بلڈنگ کی فوری تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فوری طور پر 14-2013 کے بجٹ میں فنڈز مختص کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: کیااس کا جواب پڑھاہوا تصور کیاجائے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: نہیں۔ منسٹر صاحب پڑھ کر سنادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! جواب پڑھ کر سنائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جواب یہ ہے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ موجودہ پنجاب اسمبلی ہال کے اندر تمام ممبران اسمبلی کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہے۔

(ب) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADPکی دو سکیموں پر مشتمل ہے

i۔ ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ۔ جس کا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین ہے

ii۔ ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ۔ جس کا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین ہے

ان دونوں سکیموں کی تعمیر سال06۔2005 میں شروع ہوئی اور سال13۔2012تک ان پر1237.830 ملین خرچ ہو چکا ہے۔

(ج) یہ سکیمیں14۔2013 کی ADP میں شامل کی گئی ہیں اور نہ ہی ان کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اگر بقیہ فنڈز (1284.580 ملین) مہیا کر دیئے جائیں تو یہ سکیمیں ڈیڑھ سال کے عرصہ میں مکمل کی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان سارے حالات سے یہ پورا ایوان واقف ہے خصوصی طور پر جب حلف ہوا تو یہاں کیا position تھی اور یہاں پر بیٹھنے کی گنجائش سب کے سامنے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی بہت ہی بے توقیری ہے کہ بلڈنگ کافی حد تک مکمل ہو چکی ہے اور اگر مزید فنڈز مل جائیں تو یہ مکمل ہو جائے گی۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وجوہات بیان فرمائیں کہ اس بجٹ کے اندر اتنے اہم کام کے لئے پیسے کیوں نہیں رکھے گئے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ منصوبہ 06-2005 میں شروع ہوا اور اس کا تقریباً 58 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ساری باتیں آپ نے بتا دی ہیں۔ جو بات انہوں نے پوچھی ہے صرف وہی بتا دیں پھر اگلا ضمنی سوال ہم ان سے لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے بتایا ہے کہ 14-2013 کے بجٹ میں اس کام کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام حضرات اس بات کی گواہی دیں گے کہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات بالخصوص پنجاب کے جو حالات ہیں یا موجودہ سیلاب سے درپیش مسائل ہیں میرے خیال میں فنڈز کی priority ان چیزوں کے لئے ہونی چاہئے کیونکہ یہ چیزیں بعد میں بھی حل کی جا سکتی ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف اس بات کی یقین دہانی اس ایوان کو کرواتے ہیں کہ موجودہ ADP میں ایسی سکیمیں بھی ہوں گی جو slow moving ہوں گی اور تمام فنڈز کی utility ممکن نہیں ہو سکے گی؟ اگر وزیر موصوف ایوان کو یہ یقین دہانی کروا دیں کہ slow moving schemes میں سے رقم نکال کر اس اہم ترین مقصد کے لئے استعمال کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں گے تو میں مطمئن ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہمیں تھوڑا فراخدلی کا ثبوت دینا چاہئے کیونکہ یہ شاید جواب صحیح طرح سے نہ دے پائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ڈیسک بجائے)

اس میں ڈیسک بجانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود بھی اس بارے میں چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا اور مجھے امید واثق ہے کہ کچھ نہ کچھ فنڈز اس سال اسمبلی کی نئی بلڈنگ کے لئے مل جائیں گے۔ اب میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ اس میں کیا ہوا، کس طرح ہوا اور کیوں نہیں ہوا؟ جہاں تک آپ کا یہ سوال ہے کہ یہاں پر بیٹھنے کی گنجائش نہیں ہے تو الحمد للہ گنجائش موجود ہے کیونکہ کافی دوست اوپر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کو کبھی House of Common میں جانے کا موقع ملا ہو تو یقین جانیں اُن کی سیٹیں بہت کم ہیں لیکن ان کے ایوان پھر بھی چلتے ہیں۔ بہر حال میں آپ سے یہ کہوں گا کہ اِن کو مجبور نہ کریں، ہم خود اس کو دیکھیں گے اور آپ کے مشورے اس میں شامل ہوں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی ذاتی یقین دہانی پر کہ ہم اس بلڈنگ کو اس سال مکمل کروائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: مکمل کروانے کی بات میں نے نہیں کی بلکہ میں نے فنڈز کی بات کی ہے کہ انشاء اللہ توقع ہے کہ کچھ نہ کچھ فنڈز ہمیں اللہ کے فضل و کرم سے ملیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کے ساتھ ایم پی اے ہاسٹل کی شکایات ہیں بالخصوص خواتین ممبران جو دُور دُور سے آتی ہیں اُن کو بڑی پریشانی ہے لہذا اس کا بھی ازالہ ساتھ ہی ممکن ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہم دونوں بیٹھ کر اس بارے میں بات کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یا اللہ خیر۔ جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کنٹریکٹر کو اب تک کتنی رقم escalation میں دی گئی ہے اور کیا کوئی alternate completion programme ہے کیونکہ آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ اگر alternation ہوتی تو یہ منصوبہ ان پیسوں میں بھی مکمل ہو جاتا۔ بتایا جائے کہ escalation میں کتنا پیسا claim ہوا یا دیا گیا تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جب میں نے ایک بات کر دی ہے تو پھر بار بار اُس کو کیوں دہرایا جا رہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ escalation تو بالکل different sector ہے۔ آپ مناسب سمجھیں تو ایوان کو بتا دیا جائے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں بے شمار خامیاں تھیں جن کو ہم نے پورا کرنے کے لئے meetings کی ہیں اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ جس طرح سے مہنگائی چل رہی ہے اس کے حساب سے اس کے اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس میں بے شمار خامیاں تھیں جن کو دُور کرنے کے لئے ہمیں اس کو revise کرنا پڑا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت محنت کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن ابھی وہ محنت کام نہیں آئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جو escalation میں پیسا دیا گیا ہے یہ بہت بڑا ظلم فنڈز نہ ملنے سے ہوا ہے۔ اگر اُس وقت اس کو alternate کر دیتے تو یہ بلڈنگ مکمل ہو جاتی۔

جناب سپیکر: میں تو اُس وقت نہیں تھا مگر آپ اُس وقت اس ایوان کے ممبر تھے لہذا آپ کو چاہئے تھا کہ کوئی اچھا طریقہ اپناتے جس سے آپ کو اتنی پریشانی نہ ہوتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی سمجھتے ہیں کہ ہمیں کون برداشت کرتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ میرے خیال میں اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 89 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فلائی اوور فیروزپور روڈ پر حادثات کی تفصیلات

*89: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور پر جو فلائی اوور فیروزپور روڈ سے وحدت روڈ اترتا ہے اس پر اب تک بے شمار حادثات ہو چکے ہیں؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مسلم ٹاؤن فلائی اوور اپنی افادیت کے لحاظ سے ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے میں کامیابی کے ساتھ عام لوگوں کو سہولت مہیا کر رہا ہے یہ انجینئرنگ کے مسلمہ اُصولوں کے مطابق

بین الاقوامی شہرت یافتہ کمپنی میسرز نیسپاک کے ڈیزائن اور نگرانی میں تعمیر ہوا ہے بعض اوقات ناسمجھ افراد ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تیز رفتاری سے وحدت روڈ کی طرف موٹر سائیکل چلاتے ہیں لیکن یہ بات کہ اس جگہ پر بے شمار حادثات ہو چکے ہیں درست نہ ہے اور ہماری معلومات کے مطابق ابھی تک دو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں حالانکہ اس سلسلہ میں آہستہ چلنے / حدر فتار کے بورڈ آویزاں ہیں۔

(ب) ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے لئے مزید احتیاط کو مدنظر رکھتے ہوئے وحدت روڈ پر نیچے اُترنے والے فلائی اوور پر 400فٹ لمبائی میں 3فٹ اضافی اُونچا لوہے کا جنگلا لگادیا گیا ہے، جس سے وحدت روڈ کے موڑ پر تقریباً کل اُونچائی 6فٹ ہو گئی ہے۔ اس ضمن میں مورخہ 25-6-2013کو 18لاکھ 73ہزار 9سو روپے پراونشل مشینری اینڈ مینٹیننس ڈویژن، لاہور کو ادا کئے گئے اور موقع پر جنگلا لگا کر کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے اس فلائی اوور پر جنگلا لگانے کی یہاں پر بات کی تھی جس پر آپ نے مہربانی کرتے ہوئے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو اُس وقت آرڈر بھی کئے تھے جو الحمد للہ لگ چکا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ چونکہ یہ فلائی اوور میرے حلقہ میں آتا ہے جس کے حوالے سے میں نے یہاں پر بات کی تھی کہ یہاں پر بڑے حادثات ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے دو واقعات کا لکھا ہے۔ میں نے عرض کی تھی کہ متعلقہ تھانے سے بھی اس چیز کا پتا چل سکتا ہے کہ پندرہ سے سترہ افراد یہاں پر اوپر سے گر کر ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ان کے پاس جو جواب آیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہاں پر صرف دو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں جبکہ اب تک وہاں پر سترہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور متعلقہ تھانہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس ریکارڈ کو درست کیا جائے اور وزیر موصوف کو ان کے ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب بھیجا ہے ان سے یہ دوبارہ proper answer لیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ایک چیز تمام منسٹر صاحبان note فرمائیں کہ اس ایوان میں جو بھی جواب محکمے کے افسران غلط دیتے ہیں اُن کا آپ کو notice لینا چاہئے۔ اگر آپ نہیں لے سکتے تو پھر یہ Chair اس کا notice لے گی۔ اس میں کسی کو معافی نہیں ملے گی This I tell you بلکہ میں متعلقہ کمیٹی بنا کر یہ معاملہ اس کو بھیجوں گا لہذا غلط جواب نہیں دینا چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میاں صاحب نے بالکل درست سوال اٹھایا تھا اور میں نے موقع پر جا کر بھی دیکھا ہے۔ کچھ لوگوں کی اپنی غلطی سے بھی accidents ہوتے ہیں لیکن یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس کی میں نے محکمہ سے باقاعدہ تصدیق کی ہے کہ وہاں اس موڑ پر کتنی اموات ہوئیں، اس حوالے سے مجھے دو ہی بتائی گئی ہیں۔ اگر اس موڑ پر واقعی پندرہ یا سترہ اموات ہوئی ہیں اور یہ بات verify ہوئی تو جن لوگوں نے یہ answers prepare کئے ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ متعلقہ محکمہ اس کا جواب نہیں دے سکتا بلکہ متعلقہ تھانہ اس کا جواب دے سکتا ہے کیونکہ محکمہ تو اس وقت ادھر موجود نہیں ہوتا۔ اس وقت متعلقہ تھانہ میں رپٹ درج ہوتی ہے اور اس حوالے سے 1122 والے آپ کو بہتر بتا سکتے ہیں کہ یہاں پر کتنے حادثات ہوئے ہیں۔ ان کا محکمہ نہیں بتا سکتا اس لئے انہیں ادھر سے انفارمیشن لے کر update کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): میاں صاحب! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ اس چیز کی counter verification کے لئے دو aspects ہیں۔ ایک تو وہ پورا پل ہے اور دوسرا موڑ ہے۔ No doubt کہ اس موڑ کا curb ایسا ہے کہ اگر کوئی بہت تیزی سے آئے گا تو اس کے لئے مشکلات پیش آئیں گی۔ اس موڑ کی وجہ سے اگر سترہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں تو اسے انشاءاللہ counter verify بھی کرایا جائے گا اور اگر اس میں کوئی غلط بیانی ہوئی ہے تو اس کے ذمہ دار کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: شکریہ۔جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 124 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: GOR-IV میں فیس ورک کے کام کی تفصیلات

*124: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ GOR-IV لاہور میں Face work اور Renovation کا کام گزشتہ تین سال سے جاری ہے جو تا حال مکمل نہ ہو سکا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ کو مانیٹر کرنے کے لئے کوئی کل وقتی ایس ڈی او، اس سب ڈویژن میں موجود نہ ہے؟

(ج) مذکورہ فیس ورک کے پراجیکٹ کی کل لاگت کتنی ہے، تا حال کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، نیز کیا حکومت اس پراجیکٹ کی کوالٹی کو جانچنے کے لئے کوئی محکمانہ آڈٹ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ GOR-IV میں Face work اور Renovation کا کام 09۔2008 میں شروع کیا گیا تھا جس کی کل لاگت 72.094 ملین تھی منصوبہ کی تکمیل کی مدت ایک سال تھی۔ مگر مکمل فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث اس کی تکمیل اب تک التواء کا شکار ہے۔ فنڈز کی فراہمی اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	فراہم کردہ فنڈز (ملین)	خرچ (ملین)
2008-09	0.100	0.100
2009-10	25.00	25.00
2010-11	5.00	5.00
2011-12	0	0
2012-13	14.00	12.726
	44.100 ملین	42.826 ملین

منظور شدہ تخمینہ کے مطابق سکیم ہذا کی تکمیل کے لئے ابھی مزید 23.160 ملین روپے کی ضرورت ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ مورخہ2009۔04۔09تا2011۔08۔10کے عرصہ کے دوران کل وقتی ایس ڈی او تعینات رہا ہے مگر محکمہ ہذا میں ایس ڈی او صاحبان کی کمی کی وجہ سے 2011۔08۔11سے یہاں پر کل وقتی ایس ڈی او تعینات نہ ہو سکا تاہم ایک سینئر ایس ڈی او کو اس سب ڈویژن کا اضافی چارج دیا گیا تھا تاکہ سرکاری امور احسن طریقے سے جاری رہ سکیں۔اب محکمہ C&W میں مطلوبہ تعداد میں ایس ڈی اوز دستیاب ہونے پر مسٹر خالد محمود ایس ڈی او کو اس سب ڈویژن میں مستقل طور پر تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ج) سکیم ہذا پر اب تک مبلغ42.826ملین خرچ ہو چکے ہیں جبکہ اس کی مکمل تکمیل کے لئے مبلغ 23.160ملین روپے مزید درکار ہیں ۔ گورنمنٹ کے مروجہ طریق کار کے مطابق تمام اخراجات کا سالانہ آڈٹ آڈیٹر جنرل پاکستان کا محکمہ کرتا ہے۔سال09۔2008تا سال 12۔2011کا آڈٹ کر چکا ہے جبکہ سال13۔2012کا آڈٹ آئندہ چند ماہ کے بعد متوقع ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ ایس ڈی او کی تعیناتی ہو چکی ہے لیکن میرے نزدیک محکمہ نے اس کا جواب غلط دیا ہے۔اگر ایس ڈی او کی واقعی تعیناتی ہو چکی ہے تو اس حوالے سے ان کے پاس کوئی نوٹیفکیشن یا کوئی اور آرڈر ہے تو بتادیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا نام بتادیں اور نوٹیفکیشن کا بتادیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ابھی میں تاریخ تو نہیں بتا سکتا لیکن جو میری معلومات ہیں تو اس آدمی کا نام mention ہے کہ:

Mr Khalid Mehmood has been posted as S.D.O.

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب صحیح نہیں دیا اور میں نے صرف یہ کہا ہے کہ کوئی نوٹیفکیشن کی کاپی ہو یا کوئی اور ریکارڈ ہو تو بتادیں اور تاریخ میں نے نہیں پوچھی۔ بہر حال محکمہ نے غلط جواب دیا ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ آڈٹ 12-2011تک ہو چکا ہے اور 13-2012 کا ابھی نہیں ہوا۔ آج تک جو آڈٹ کروائے جا چکے ہیں اس میں اگر کوئی بے ضابطگیاں سامنے آئی ہیں تو کیا ان پر محکمہ نے کوئی کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال valid ہے اور میں نے بھی جب اس حوالے سے سوال کیا تو مجھے یہ بتایا گیا کہ 12-2011 کا آڈٹ فائنل ہو چکا ہے۔ جب آڈٹ فائنل ہو چکا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں کوئی ایسی بے ضابطگی نہیں پکڑی گئی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمہ کے نزدیک آڈٹ کے دوران بے ضابطگی سامنے نہیں آئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! آڈٹ independent کروایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی خامی سامنے آتی تو ہمیں پتا چلتا اور بقول ان کے کوئی خامی سامنے نہیں آئی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق بے قاعدگیاں ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ ابھی تک 42 ملین روپے سے زائد اس کام کے اوپر لگ چکے ہیں اور اب خود محکمہ کہہ رہا ہے کہ تقریباً 23 ملین روپے سے زائد مزید لاگت اس پر آئے گی۔ میں یہ پتا کرنا چاہوں گی کہ فنڈز کی فراہمی کب تک ہو جائے گی؟ پہلے جو پیسا لگ گیا ہے وہ ضائع جائے گا کیونکہ construction اس قسم کی ہوتی ہے کہ ہم اگر اسے وقت پر ٹھیک نہیں کروائیں گے تو لگا یا ہوا پیسا بھی ضائع جائے گا اس حوالے سے منسٹر صاحب کوئی time frame بتائیں گے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان آفتوں سے محفوظ رکھے۔ اگر یہ وقت ٹھیک طرح سے گزر گیا تو کام جلدی ہو جائے گا۔ اسے نہ چھیڑیں اور چھوڑ دیں۔ Thank you very much. اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر میرے سوال کا نمبر 140 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں سرکٹ ہاؤسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*140: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کس کس شہر میں کتنے سرکٹ ہاؤسز حکومت کے زیر انتظام ہیں؟

(ب) مالی سال12-2011 میں کون کون سرکٹ ہاؤس بہاولپور میں کتنے دن کے لئے ٹھہرا، کھانے اور دیگر سہولیات کی مد میں ہر ایک نے کتنے کتنے اخراجات ادا کئے اور یہ کل کتنی رقم بنتی ہے؟

(ج) کل کتنے اہلکار کس کس منصب کے سرکٹ ہاؤس بہاولپور کی maintenance کے لئے تعینات ہیں اور سالانہ کل کتنی رقم ان کو تنخواہوں و الاؤنسز کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، مالی سال12-2011 میں ٹیلی فون / گیس / بجلی کے بلوں کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی، اور یوٹیلٹی بلز سمیت سالانہ سرکٹ ہاؤس بہاولپور پر مالی سال میں کتنے اخراجات ہوئے اور کل کتنی آمدنی ہوئی؟

(د) سرکٹ ہاؤس بہاولپور میں کل کتنے کمرے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب کے درج ذیل شہروں میں سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں۔

1۔ بہاولپور ایک عدد:۔ انتظامی امور کمشنر بہاولپور کے پاس ہیں۔
2۔ فیصل آباد ایک عدد:۔ انتظامی امور کمشنر فیصل آباد کے پاس ہیں۔
3۔ جھنگ ایک عدد:۔ انتظامی امور ضلعی حکومت جھنگ کے پاس ہیں۔
4۔ ڈیرہ غازی خان ایک عدد:۔ انتظامی امور ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان کے پاس ہیں۔
5۔ ملتان ایک عدد:۔ انتظامی امور ضلعی حکومت ملتان کے پاس ہیں۔
6۔ سرگودھا ایک عدد:۔ انتظامی امور کمشنر سرگودھا کے پاس ہیں۔
7۔ خوشاب ایک عدد:۔ انتظامی امور ضلعی حکومت خوشاب کے پاس ہیں۔
8۔ سرکٹ ہاؤس لاہور:۔ یہ نیب کے کنٹرول میں ہے۔
9۔ سرکٹ ہاؤس گوجرانوالہ
10۔ سرکٹ ہاؤس ساہیوال

(ب) سرکٹ ہاؤس بہاولپور کمشنر بہاولپور کے زیر انتظام ہے۔ کمروں کی الاٹمنٹ آئے ہوئے لوگوں کی تعداد، کرایہ، کھانا دیگر سہولیات کے اخراجات کی تفصیل کمشنر آفس کے پاس ہے یعنی یہ سوال کمشنر آفس بہاولپور سے متعلقہ ہے۔

(ج) محکمہ پراونشل بلڈنگز کے چودہ ورک چارج اہلکار (ایک کارپینٹر آٹھ بیلدار دو قلی ایک سیور مین دو الیکٹریشن) سرکٹ ہاؤس بہاولپور کی maintenance کے لئے تعینات ہیں۔

اور مالی سال 12۔2011 میں ۔/16,81,788 روپے ان اہلکاروں کو تنخواہ کی مد میں ادا کئے جا چکے ہیں۔ ٹیلی فون ، گیس ، بجلی اور یوٹیلٹی بلز کمشنر آفس ادا کرتا ہے۔ مالی سال 12۔2011 میں اس مد میں اخراجات اور آمدنی کی تفصیل کمشنر آفس ہی مہیا کر سکتا ہے محکمہ پراونشل بلڈنگز نے صرف ایک ٹیوب ویل کے بجلی کا بل مالی سال 12۔2011 میں ۔/5,04,811 روپے ادا کیا ہے۔

(د) سرکٹ ہاؤس بہاولپور میں آٹھ عدد کمرے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ محکمہ پراونشل بلڈنگز کے چودہ ورک چارج اہلکار (ایک کارپینٹر، آٹھ بیلدار، دو قلی، ایک سیور مین اور دو الیکٹریشن) سرکٹ ہاؤس بہاولپور کی maintenance کے لئے تعینات ہیں۔ چونکہ میرا حلقہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ اہلکار 15/20 سال سے ورک چارج پر کام کر رہے ہیں۔ 89 دنوں کے آرڈر ہو جاتے ہیں اور ایک دن کا وقفہ ڈال کر پھر آرڈر ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ بڑی دو عملی ہے اور مجھے یاد ہے کہ پچھلی اسمبلی جب ختم ہو رہی تھی تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اعلان کیا تھا کہ تمام ورک چارج ملازمین مستقل کر دیئے جائیں گے لیکن formal order issue نہیں ہو سکا۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 14 ورک چارج ملازمین جو سالہا سال سے اس چکر بازی کا شکار ہیں، ان کو محکمہ کب تک باقاعدہ ریگولر کر دے گا؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے آج ایک بل بھی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک policy matter ہے اور یہ ایک policy decision ہوتا ہے۔ اس point کو انشاء اللہ کابینہ کی میٹنگ میں بھی اٹھایا جائے گا اور وزیر اعلیٰ صاحب اور حکومت پنجاب کی طرف سے ورک چارج ملازمین کو regularize کرنے کا کوئی فیصلہ ہوا تو اس پر عمل کر دیا جائے گا۔ یہ policy issue ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترم وزیر موصوف اس حوالے سے کوئی time limit دے سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ 15/20 سال سے یہ چکر بازی چل رہی ہے اور مجھے time limit دیں کہ کابینہ کی

آئندہ میٹنگ میں اس کو اٹھالیں گے اور جو بھی decision ہوگا، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ وعدہ کرلیں کہ آئندہ میٹنگ میں یہ point اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ایسی commitment نہیں ہونی چاہئے جو honour نہ کی جاسکے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں اور اس حوالے سے جو نتیجہ نکلے وہ ایک علیحدہ بات ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بات واقعی valid ہے لیکن آپ مجھ سے commitment مانگ رہے ہیں تو اسے انشاء اللہ next cabinet meeting میں take up کیا جائے گا اور کوشش بھی ہوگی کیونکہ ایسے بہت سارے ملازمین ہیں جو بڑے عرصہ سے ورک چارج یا کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں، انہیں regularize کیا جاسکے۔ ہم سب کا common مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، دیکھتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں بھی اس حوالے سے بل ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) کے جواب کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں ناں، کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا کہ 12-2011 میں کون سرکٹ ہاؤس بہاولپور میں کتنے دن کے لئے ٹھہرا، کھانے اور دیگر سہولیات کے علاوہ مد میں ہر ایک نے کتنے کتنے اخراجات کئے اور یہ رقم کل کتنی بنتی ہے؟ جواب دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: کمشنر آفس کو پتا ہوگا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ "کمروں کی الاٹمنٹ، آنے والے لوگوں کی تعداد، کرایہ، کھانا، سہولیات کے اخراجات کی تفصیل کمشنر آفس کے پاس ہے۔" اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ ہاؤس sovereign نہیں ہے اور ہم کمشنر آفس سے نہیں پوچھ سکتے۔ دیکھیں ناں یہ ہاؤس sovereign

ہے، یہ sovereign authority ہے لیکن جب وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کمشنر آفس کے پاس ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ان سے نہیں پوچھ سکتے۔ یہ ہمارے لئے no go area ہے why?۔

جناب سپیکر: یہ پوچھ کر انہیں بتانا چاہئے تھا اور انہیں یہ information pass on کرنی چاہئے تھی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے related Question Hour ہے اور ڈیپارٹمنٹ ان چیزوں کا ذمہ دار ہے ان سے جو related ہیں۔ اس کے انتظامی امور کمشنر آفس کے پاس ہیں اور وہ غالباً لوکل گورنمنٹ کا question day آئے گا تو موصوف اس پر سوال کر کے ان سے جواب لے سکتے ہیں چونکہ سرکٹ ہاؤس کے انتظامی امور سی اینڈ ڈبلیو کے پاس نہیں ہیں اس لئے اس کا تفصیلی جواب نہیں مل سکا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی سوال کے حوالے سے میرا دوسرا ضمنی سوال ہے اور آپ خود بھی اسے سمجھ رہے ہیں کہ محکمہ نے باضابطہ اسے avoid کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اب یہ سرکٹ ہاؤسز کرپشن کا گڑھ بن گئے ہیں، افسران بالا آتے ہیں، یہاں پر ٹھہرتے ہیں، پٹواری ان کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ محکمہ نے جو جواب دیا ہے کہ 2011 میں 16 لاکھ 81 ہزار روپے تنخواہوں پر خرچ ہوئے اور day to day اخراجات کی تفصیل omit کی ہے۔ محکمہ نے یہ بڑی زیادتی کی ہے اور میں اس پر احتجاج بھی کرتا ہوں، اس سے میرا اور اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور میں یہ حق بھی رکھتا ہوں کہ اس حوالے سے تحریک استحقاق پیش کروں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی صوابدید ہے۔ میں اس حوالے سے آپ کو کیا کہہ سکتا ہوں۔ جب آئے گی تو rules کے مطابق اسے دیکھیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق move کروں گا اور اس پر آپ کے توسط سے میں حکومت سے شدید احتجاج کرتا ہوں کہ سوال کا پورا جواب آنا چاہئے کیونکہ اس میں دو نمبری ہے نا اس لئے انہوں نے avoid کیا ہے جو کہ اچھا طریق کار نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کمشنر بہاولپور کے بارے میں جو کہہ دیا گیا ہے کہ ہمارے لئے یعنی اس معزز ایوان کے لئے no go area ہے تو میں اس پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ ہم اس سے کیوں نہیں پوچھ سکتے تھے اور اس سوال کا جواب intentionally صحیح نہیں دیا جا رہا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ policy issue ہے جس طرح آپ نے بات کی ہے کہ rules & regulation میں اس سوال کا جواب دینا department کا ہی ذمہ بنتا تھا اور محکمہ نے اگر اس میں negligence کی ہے تو جیسے آپ نے پہلے ہدایت فرمائی ہے کہ اگر کوئی چیز اس معزز ایوان سے جان بوجھ کر نظر انداز کی جاتی ہے تو ان افسران کے خلاف ایکشن لیا جائے گا لیکن جو مجھے بھی لگ رہا ہے چونکہ اس کا maintenance کمشنر آفس کے پاس ہے اور یہ محکمہ الگ ہے اور وہ department الگ ہے۔ اب rules کے مطابق جو بھی آپ فیصلہ کریں گے اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس حوالے سے متعلقہ افسر کی آپ کو ذمہ داری لگانی چاہئے تھی اور اسے کہنا چاہئے تھا کہ کمشنر آفس سے آپ رابطہ کر کے اس کا مکمل ہمیں جواب دیں۔ بات تو ان کی ٹھیک ہے اب وہ privilege motion move نہیں کریں گے کیونکہ میں نے ان کو کہہ دیا ہے ان کو سمجھ آجائے گی اور آپ کے لئے یہ ہے کہ آئندہ ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال pending کر دیا جائے اور آئندہ جب وقفہ سوالات آئے تو اس میں یہ تفصیل دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ pending نہیں ہوگا۔ Thank you very much. He should be careful. اگلا سوال قاضی احمد سعید کا ہے اس کا نمبر بولئے گا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! سوال نمبر 178 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! وزیر موصوف اس کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب بہت lengthy ہے اس لئے آپ ضمنی سوال کر لیں، دوسروں کے ٹائم کا بھی خیال کریں۔

پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کی تفصیلات

*178: قاضی احمد سعید: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کی بنیاد کس نے اور کب رکھی؟

(ب) یہ کتنے عرصہ میں مکمل ہونا تھی اب تک کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے، کتنا بقایا ہے؟

(ج) اس بلڈنگ کا تخمینہ کتنی دفعہ revise ہوا ہے اور کس کس بناء پر ہوا ہے؟

(د) اس بلڈنگ کو اب تک مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) سابقہ حکومت یعنی 2008-2013 میں یہ بلڈنگ مکمل کیوں نہ ہوئی؟

(و) یہ بلڈنگ کب تک مکمل ہوگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کی بنیاد سابقہ وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے 20-01-2006 کو رکھی۔

(ب) یہ بلڈنگ ایک سال میں مکمل ہونا تھی تاہم کام کے حجم میں اضافہ اور فنڈز کی ناکافی ترسیل کی وجہ سے اب تک 58 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 42 فیصد بقایا ہے۔

(ج) نئی پنجاب اسمبلی بلڈنگ ADP کی دو سکیموں پر مشتمل ہے

i۔ ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ۔ جس کا تخمینہ لاگت 1470.196 ملین ہے

ii۔ ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ۔ جس کا تخمینہ لاگت 1053.195 ملین ہے

ان دونوں سکیموں کی تعمیر سال 06۔2005 میں شروع ہوئی اور سال 13۔2012 تک ان پر 1237.830 ملین خرچ ہو چکا ہے۔

ایڈیشنل اسمبلی بلڈنگ

1. اصل تخمینہ لاگت 783.015 Million تاریخ 23.02.2005

2. پہلا ترمیم شدہ تخمینہ 800.100 Million تاریخ 16.07.2005

کام شروع ہونے سے پہلے قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔

3. دوسرا ترمیم شدہ تخمینہ 1320.764 Million تاریخ 08.02.2007

کام کے حجم میں اضافہ (HVAC سسٹم، Escalators، HT/LT Panels وغیرہ) کیا گیا

4. تیسرا ترمیم شدہ تخمینہ 1470.196 Million تاریخ 25.05.2011

IT/BMS کا اضافی کام شامل کیا گیا۔

ایکسٹینشن آف پنجاب اسمبلی بلڈنگ

1. اصل تخمینہ لاگت 604.559 Million تاریخ 23.02.2005

2. پہلا ترمیم شدہ تخمینہ 636.724 Million تاریخ 16.07.2005

کام شروع ہونے سے پہلے قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔

3. دوسرا ترمیم شدہ تخمینہ 1013.741 Million تاریخ 08.06.2007

کام کے حجم میں اضافہ (Lifts, Escalators, HVAC system, جنریٹر وغیرہ) کیا گیا

4. تیسرا ترمیم شدہ تخمینہ 1053.195 Million تاریخ 02.05.2009

کام کے حجم میں اضافہ (Additional Facilities وغیرہ) کیا گیا

(د) عمارت کے ڈیزائن میں تبدیلی اور گنبد چھت برائے ایکسٹینشن کے بارے میں فیصلہ نہ ہونے اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔

(ہ) فنڈز کی کمی / عدم دستیابی۔

(و) یہ سکیمیں فنڈز ملنے کے ڈیڑھ سال میں مکمل ہو جائیں گی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس پر بات تو کافی detail سے ہو چکی ہے یہ اسمبلی سے related ہی سوال ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس پر پہلے بات ہو چکی ہے، اب میرے خیال میں دوبارہ بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کے سوال سے ہی related تھا۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ سیلاب کا خطرہ تھا جس کی وجہ سے منصوبہ نہیں رکھا گیا۔ سیلاب تو اب آیا ہے یہ بجٹ تو پہلے بنایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 105 دن میں اگر دس سے بارہ ملین لوگوں کے لئے لاہور میں میٹرو بس چل سکتی ہے تو سو ملین کی آبادی کے نمائندوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں بنائی جا سکتی؟

جناب سپیکر: اللہ کا شکر ہے، آپ بیٹھے ہوئے ہیں، کیا بات کرتے ہیں؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں، جب oath ہو رہا تھا تو اس دن چوہدری مونس الہیٰ صاحب نے احتجاج کیا تھا کہ ہمارے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے تو رانا ثناء اللہ خان صاحب وہاں سے اٹھ کر یہاں آئے اور انہوں نے ممبران کو یہاں سے اٹھایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان صاحب کے خلاف تحریک استحقاق بنتی تھی کہ انہوں نے ممبران کو یہاں سے اٹھایا اور وہ ممبران پھر یہاں بیٹھے اور وہاں بیٹھے۔ یہ کوئی کلاس روم نہیں ہے بلکہ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے۔ مہربانی فرمائیں، جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا ہے آپ چیف منسٹر سے بات کریں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ

2008تا2013تک اربوں روپے کی ڈویلپمنٹ ہوئیں آخران پانچ سالوں میں اس منصوبے کے لئے رقم کیوں نہیں رکھی گئی، اگر رکھی گئی تو کتنی رکھی گئی؟

جناب سپیکر: اس کی رقم بڑھ گئی تھی۔اس کو چھوڑیں آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔اگلا سوال جناب اعجاز احمد خان کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔Any body on his behalf ?

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان کے behalfپر ہوں اور سوال نمبر 373 ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو پہلے ہی دو سوال کر چکے ہیںI am sorry for that

ڈاکٹر سید وسیم اختر: چلیں، ضمنی سوال پر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔یہ سوالdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال احمد شاہ کھگہ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 377 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے کی تفصیلات

*377: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی کے ایف اے بلاک لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہے جس کی وجہ سے مکین آمیزش شدہ بدبودار پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت وحدت کالونی ایف اے بلاک کی واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہےFAبلاک وحدت کالونی لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام احسن طریقہ سے درست کام کر رہا ہے۔واٹر سپلائی اور سیوریج کے پانی کی آمیزش بالکل نہ ہے۔

(ب) وحدت کالونی بشمولFAبلاک میں واٹر سپلائی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے تخمینہ مالیتی (5.000(M محکمہ S&GAD کو ماہ جون2013 میں بھجوایا گیا تھا جو کہ منظوری اور فنڈز ملنے پر رواں مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو پانی FAبلاک کے مکینوں کو سپلائی کیا جاتا ہے کیا وہ مین موٹر چلنے کے فوری بعد براہ راست گھروں میں جاتا ہے یا پہلے ٹینکی میں سٹور کر کے پھر سپلائی کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!اس پورے ایریا میں کل چھ ٹیوب ویل ہیں جو اس کالونی کو پانی سپلائی کر رہے ہیں اور میری معلومات کے مطابق ایک ٹیوب ویل کچھ خراب بھی ہے۔یہ پانی پہلے سٹور ہوتا ہے اس کے بعد distribute ہوتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پائپ لائن 1977 کی بچھی ہوئی ہے جو کافی خستہ حال ہو چکی ہے کیا محکمہ نئی پائپ لائن ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اگر وہ پائپ لائن خراب ہے تو اس کو تبدیل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جو چیزیں outdated ہوتی جا رہی ہیں وہاں problems آرہے ہیں اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کالونی میں ایک فلٹریشن پلانٹ بھی لگایا گیا ہے۔انشاء اللہ with the passage of time جوں جوں resources میں اضافہ ہو گا ان چیزوں کو replace کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 426 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: اتووال پل سے گجرات ڈنگہ روڈ کی تعمیر و تاخیر کا معاملہ

*426: میاں طارق محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔113 میں ایک سڑک جو اتووال پل سے گجرات ڈنگہ روڈ نہر کے کنارے جس کی تعمیر کی منظوری حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر POL-DIR (No.3(1224 P, D 081 VI PP113 کے تحت مورخہ 18۔فروری 2011 کو دی تھی جس کی 13 کلومیٹر کی لمبائی اور چوڑا کرنے کی بھی منظوری شامل ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو سال 14-2013 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مذکورہ چٹھی دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ البتہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ڈائریکٹو نمبر DS(AAF.M)CMS/11/AB-113(B)0102791 تاریخ 29-06-2011 کے تحت اس سڑک کی تعمیر کے لئے ہدایت جاری کی گئی۔ اس سڑک کی فزیبلٹی رپورٹ مع ایسٹیمیٹ مبلغ 126.642 ملین لمبائی 13.00 کلو میٹر بحوالہ چٹھی نمبر DSE/756 مورخہ 12-جولائی ارسال کردی تھی جس کی حتمی منظوری تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) یہ سڑک اے ڈی پی 14-2013 میں شامل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جز (الف) میں لکھتے ہیں کہ البتہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے directive کے تحت اس سڑک کی تعمیر کے لئے ہدایت جاری کی گئی۔ اس سڑک کی feasibility report مع تخمینہ مبلغ 126.642 ملین لمبائی 13 کلو میٹر ہے۔ یہ انہوں نے سارا کچھ بھیجا ہے اور پھر میں نے جز (ب) میں پوچھا کہ کیا حکومت مذکورہ سڑک کو سال 2013-14 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ سڑک ADP 2013-14 میں شامل نہ ہے۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا وزیر اعلیٰ کا directive اور حکم واپس ہو گیا ہے یا یہ اس سڑک کو بنانا ہی نہیں چاہتے کیونکہ یہ اب بھی ADP میں شامل نہیں ہے؟ وزیر اعلیٰ کے آرڈر موجود ہونے کے باوجود کیا محکمہ اس سڑک کو بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے directive کا حوالہ دیا ہے، تمام چیزیں اپنے وقت پر prepare ہوئیں اور ان کی feasibility report بنی۔ جہاں تک وہ سڑک ADP 2013-14 میں شامل نہیں ہے تو یہ P&D allocation کرتا ہے۔ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے اس کی پوری feasibility working اپنے ٹائم کے مطابق مکمل کر کے آگے P&D Department کو جمع کرادی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ پچھلے ADP میں بھی نہیں آیا اور اب بھی اس کو نہیں رکھا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس محکمے کا کام کیا کوئی اور کرتا ہے؟ ADP تو یہ اپنا بناتے ہیں اگر ان کے محکمے کا ADP کوئی اور بناتا ہے تو یہ بھی ذرا بتادیں تاکہ آج پتا چل جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح میں نے عرض کیا کہ اس طرح کی feasibility studies تو بہت زیادہ ہیں کیونکہ محکمے کے اپنے بجٹ کی بھی restraints ہیں۔ یہ پی اینڈ ڈی میں چلی جاتی ہیں وہاں ان کی allocation ہوتی ہے اور ان کی priority P&D Department کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چیف منسٹر صاحب کی طرف سے کیا کہا گیا تھا کہ اس کا صرف estimate لگائیں یا آگے بھی ان کی طرف سے کوئی حکم دیا گیا تھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میرے پاس یہ سارے documents ہیں ہم نے سارا کچھ مکمل کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی کو وقت پر بھیج دیا تھا۔ یہ تمام details میرے پاس موجود ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے یہ سارا کچھ موجود ہے، آرڈر بھی موجود ہے لیکن یہ بتا دیا جائے کہ کیا یہ آئندہ اس سڑک کو ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: ADP تو اب بن چکا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب والا! سڑک تو انہوں نے ہی بنانی ہے، سڑکوں کی دیکھ بھال تو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ہی کرنی ہے۔ سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے اور لوگوں کا آنا جانا بند ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس میں sympathetic consideration دیں اس معاملے کو ٹھیک کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح آپ نے حکم فرمایا ہے اس کو مزید دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ دونوں کی joint venture ہونی چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): انشاء اللہ ہماری طرف سے پوری کوشش ہو گی کہ یہ سڑک جلد از جلد بن جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: پی پی۔166 میں سڑکوں کے نام ودیگر تفصیلات

*479: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔166 شیخوپورہ کی حدود میں محکمہ صوبائی ہائی وے کے زیر انتظام سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 11۔2010 اور 12۔2011 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سڑک وار بتائیں؟

(ج) اس وقت کس کس سڑک کی سالانہ مرمت کی جارہی ہے؟

(د) کس کس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ان کی تعمیر و مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔166 شیخوپورہ کی حدود میں محکمہ صوبائی ہائی وے کے زیر انتظام سڑکوں کے نام اور لمبائی مندرجہ ذیل ہے:۔

(i)	شیخوپورہ مرید کے روڈ	15.00 کلو میٹر
(ii)	شیخوپورہ حافظ آباد روڈ	20.00 کلو میٹر
(iii)	شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ	12.00 کلو میٹر
	میزان	47.00 کلو میٹر

(ب) ان سڑکوں کی دیکھ بھال پر سال 11۔2010 اور 12۔2011 کے دوران جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سڑکوں کے نام	خرچہ برائے سال 11۔2010	خرچہ برائے سال 12۔2011
(i) شیخوپورہ مرید کے روڈ	35.835(M)	1.670 (M)
(ii) شیخوپورہ حافظ آباد روڈ	00.481 (M)	35.739 (M)
(iii) شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ	00.367 (M)	0.197 (M)

(ج) اس وقت تمام سڑکوں کی سالانہ مرمت کی جارہی ہے۔

(د) کوئی سڑک ناگفتہ بہ حالت میں نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کا ڈیپارٹمنٹ کیا کام کر رہا ہے؟ میرے حلقے میں ہائی وے کی پانچ سڑکیں آتی ہیں۔ شرقپور روڈ، سرگودھا روڈ، گوجرانوالہ روڈ، حافظ آباد روڈ اور مرید کے روڈ شامل ہیں بلکہ کچھ لاہور روڈ کا بھی حصہ آتا ہے۔ انہوں نے یہاں پر جز (ب) کے اندر صرف تین سڑکوں کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس صرف تین سڑکیں ہیں حالانکہ میرے پاس تو پانچ سڑکیں ہیں بلکہ پانچ سے زیادہ ہو سکتی ہیں لیکن کم نہیں ہیں اور یہ بڑی سڑکیں ہیں کوئی چھوٹی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا ہے کہ اس وقت تمام سڑکوں کی مرمت جاری ہے اور جواب کے جز (ج) میں بتایا ہے کہ تمام سڑکوں کی سالانہ مرمت جاری ہے اس کے نیچے جز (د) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ کوئی سڑک ناگفتہ بہ حالت میں نہ ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ موقع پر جا کر چیک کریں تو وہاں پر سڑکیں کافی خراب ہیں۔ ادھر جو گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے رہنے والے بیٹھے ہیں سب کو پتا ہے کہ شیخوپورہ سے گوجرانوالہ جو سڑک جاتی ہے وہ تو بہت سالوں سے خراب ہے۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اس دفعہ حکومت نے بجٹ میں بھی رکھی ہوئی ہے کیونکہ اگر اتنی اچھی حالات ہوتی تو وہ بجٹ میں تو نہ آتی جبکہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ وہ سڑک بالکل ٹھیک ہے، تین سڑکیں لکھی ہیں اور دو سڑکوں کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ میری سڑکیں تو ساری خراب ہیں، میں پوچھتا ہوں کہ ان کا ڈیپارٹمنٹ کر کیا رہا ہے؟ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ میرے اس حلقے میں سڑکیں کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، percentage تو آپ کی کافی بہتر آ گئی ہے۔ پانچ میں سے تین سڑکیں آ گئی ہیں اور کیا چاہئے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اگر پانچ میں سے تین آئی ہیں۔ یہ تو اب یہی بتائیں گے کہ انہوں نے کم کر دیا ہے باقی میری چھوٹی سڑکیں تو پہلے ہی کافی خراب ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں اس بات کو چیلنج تو نہیں کر سکتا کہ ان کا موقف غلط ہے لیکن میں نے اس بات کی پوری تصدیق کی ہے کہ شاید میرے دوست کو اس میں confusion ہو رہی ہو کہ ڈسٹرکٹ اور ہائی وے روڈ میں کوئی differentiation ہے۔ میری

معلومات کے مطابق جو میں نے معلومات اکٹھی کی ہیں بلکہ باقاعدہ اس بات کی تصدیق کر کے کی ہیں۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ پی پی۔66 میں تین provincial roads fall کرتی ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ پانچ روڈ fall کرتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ورک صاحب! کہیں ہم بھی غلط ہو سکتے ہیں۔ This I tell you. ان کے بیچ میں NHA بھی آ جاتا ہے، صوبائی اور ڈسٹرکٹ کونسل بھی آ جاتی ہیں۔ میرے خیال میں یہ آپ کا ایسے معاملہ ہو گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اگر ان کے ڈیپارٹمنٹ کے افسران ادھر بیٹھے ہیں تو ان کو definitely پتا ہو گا ان سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ان کو نہیں جانتا، میں متعلقہ منسٹر کو جانتا ہوں۔ ان کے جواب کو ہمیں تسلیم کرنا چاہئے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! چلیں، تسلیم کر لیتے ہیں لیکن انہوں نے جو کہا ہے کہ ان کی حالت خراب نہیں ہے۔ یہ تو ذرا آپ بھی ان کو کہیں کہ یہ وہاں کا خود visit رکھ لیں اور میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے ان سڑکوں کا ذکر کیا ہے جو صوبائی سڑکیں ان کے متعلقہ ہیں، وہ ان کی بات کر رہے ہیں اور جو NHA کی سڑکیں ہوں گی اس کے متعلق وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ جو ان کے متعلقہ ہیں یہ ان پر visit رکھ لیں اور ان کی حالت تو چیک کریں۔ یہ اتنی مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، یہ چیک کروالیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ ویسے سوال کر نہیں سکتے۔ This I tell you.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں، آپ بار بار ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔ جی، منسٹر صاحب فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ ان کا جواب سنیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے عرض کیا ہے اور گزارش کی ہے۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: .Order please, order in the House جی، فرمائیں!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس نئے سیشن کا پہلا Question Hour session ہے اور ہمارا ابھی یہ پہلا experience ہے۔ میں خود چاہتا ہوں کہ یہ question answer session ایک learning process ہو۔ جس طرح میرے دوست نے کہا ہے کہ ابھی ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں تو ڈیپارٹمنٹ سے ابھی نہیں پوچھا جائے گا۔ میں نے پہلے باتیں طے کی ہوئی ہیں کہ اگر کوئی انفارمیشن غلط ثابت ہوئی تو اس پر ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں اس طرف آ ہی نہیں رہا۔ میں تو آپ سے پوچھوں گا اور میں ان سے کیوں پوچھوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! الفاظ کی بات ہے کہ ناگفتہ بہ حالت یعنی ناگفتہ بہ حالت کا مطلب ہے کہ بالکل ہی کوئی pathetic حالت ہو۔ ہماری سڑکیں 100 فیصد اچھے حالات میں تو نہیں ہیں لیکن ان کی annual repair programme کے تحت ہر سال مرمت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، motorable ہے۔ جی، ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! چلیں ٹھیک ہے۔ میں انہیں آپ کے کہنے پر accept کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کیا کہتا ہوں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں ان کو visit ضرور کراؤں گا یہ میری آپ کی وساطت سے request ہوگی۔

جناب سپیکر: یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ visit کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ کہیں گے تو میں ان کو کہہ دوں گا کہ وہ visit کر لیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! آپ یہ مہربانی کر کے کہہ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! ان کی تسلی کے لئے visit کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! آپ نے بھی حکم کر دیا اور میرے بھی knowledge میں آ گیا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ ذرا سیلاب سے جان چھوٹے دیں پھر اس کے بعد وہ visit کریں گے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔ عباسی صاحب کدھر ہیں؟۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ On his behalf, anybody? There should be.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! anybody میں تو میں بھی آتا ہوں۔

MR SPEAKER: No, he will not come. You are not allowed. Both of you are not allowed.

مراد راس صاحب! آپ بھی کچھ ہمت کر لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے پاس اس کے متعلق معلومات نہیں ہیں لہذا میں سوال نہیں کر سکتا۔ میں اس لئے بھی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ unprepared کھڑے ہو کر کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک آپ کو issue کا پتا ہی نہ ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: میں on his behalf سوال کر لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ on his behalf آ گئی ہیں۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: سوال نمبر 556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: پانچ سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات آفیسر کی ٹرانسفر کا معاملہ

*556: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ای ڈی او مواصلات و تعمیرات کب سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کی تعیناتی پانچ سال سے زیادہ ہو چکی ہے؟

(ج) کیا مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد وضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جناب محمد اعظم ای ڈی او موصلات و تعمیرات مورخہ 01.03.2011 سے ضلع راولپنڈی میں تعینات ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محمد اعظم کی تعیناتی ضلع راولپنڈی میں پانچ سال سے زیادہ نہ ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ مزید برآں الیکشن کمیشن سے موصول شکایت پر مورخہ 25-04-2013 کو محمد اعظم ای ڈی او، ورکس اینڈ سروسز راولپنڈی کا تبادلہ بطور ای ڈی او ورکس اینڈ سروسز فیصل آباد کر دیا گیا۔ تاہم مذکورہ افسر نے تبادلہ کے اس حکم نامے کے خلاف عدالت عالیہ راولپنڈی بنچ سے رجوع کیا جس پر عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کیا یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ حتمی فیصلہ عدالت عالیہ کے حکم کی روشنی میں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ویسے تو جس طرح میرے ساتھی ممبر نے کہا میری بھی وہی رائے ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اگر کسی ممبر نے کوئی question جمع کرایا ہے تو یقیناً verify کر کے اس کو جمع کرایا ہے۔ میرے خیال کے مطابق یہاں جو جواب آیا ہے، اگر عدالت میں بھی گئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس کو چیک کرنا محکمے کا کام ہے۔ جن "ای ڈی او" صاحب کا نام لکھا ہے اگر یہ اپنے ٹائم سے تجاوز کر چکے ہیں اور ان کی posting ابھی وہاں ہے تو جو ٹائم یعنی tenure or period fix ہے کوئی افسر اس سے زیادہ کسی جگہ کام نہیں کر سکتا۔ اس پر محکمے کو توجہ دینی چاہئے اور اس جواب کو منسٹر صاحب کو verify کرنا چاہئے کہ واقعی اگر یہ بندہ تین سال کے زیادہ عرصہ سے تعینات ہے تو اس پر ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ If it is pending adjudication. پھر ہم کیا کریں گے؟
Then we can't speak on it, if it is in the courts.

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ان افسران کا tenure تین سال کا پورا نہیں ہوا تھا اور دوسرا انہوں نے plea لی ہوئی ہے۔ یہ اگلے چھ سات مہینے میں ریٹائر ہونے والے ہیں۔ اس retirement کی base پر انہوں نے کورٹ سے stay لے لیا ہے کہ

میری retirementاسی جگہ سے ہو جائے اور ابھی ان کا tenure اسی جگہ کا پورا نہیں ہوا۔ یہ argumentsہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کروں؟

جناب سپیکر: میرے ساتھ ادھر علیحدگی میں کر لینا، ہم ایوان کا ٹائم تو خراب نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صاحب کبھی وہاں سے نہیں جائیں گے۔ ان کی jurisdictionمیں مری کا علاقہ ہے جو کہ انتہائی پرائم علاقہ ہے، ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے کہ اس پر توجہ دے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال پر آ گئی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ج) کے اندر جو اس کا جواب دیا گیا ہے اس کے مطابق اگر ہم دیکھیں تو ان کا تبادلہ کیا گیا ہے اور تبادلے کے خلاف کورٹ میں گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کا وہاں پر تعیناتی کا پانچ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر تبادلہ ہوا اور یہ کورٹ میں گئے ہیں تو کورٹ میں جانے کا کیا جواز بنتا ہے؟ مطلب تاحیات تو کسی ایک جگہ پر کسی سرکاری افسر کی posting allowed نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میری پیاری بہن! میری بات سنیں جو کیس کورٹ میں ہو، pending adjudication ہو۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر کورٹ کو بھی تو دیکھنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! وہ کورٹ نے دیکھنا ہے کہ آیا کورٹ میں اس کو کوئی ریلیف ملنا چاہئے یا نہیں۔ ہم تو اس پر کوئی comment نہیں کر سکتے۔ اگر کیس کورٹ میں ہے تو پھر ہم اس پر comment نہیں کر پائیں گے۔ آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! On his behalf.(معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولنے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: سوال نمبر582ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی سالانہ مرمت و دیگر تفصیلات

*582: **میاں طاہر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی سالانہ مرمت پر سال 11-2010 تا 13-2012 کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران جن سڑکوں کی سالانہ مرمت کی گئی ان کے نام، سڑک کی لمبائی اور اس کے کتنے حصہ کی سالانہ مرمت کی گئی؟

(ج) کیا ان سڑکوں کی مرمت پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروائی گئی ہیں تو ان کی تفصیل بتائیں نیز کتنی رقم خورد بُرد ہوئی اور اس کے ذمہ دار کون کون ہیں؟

(د) اس وقت کن کن سڑکوں کی سالانہ مرمت کی جا رہی ہے ان کا تخمینہ لاگت اور نام سڑک بتائیں؟

(ہ) اس وقت کس کس سڑک کی حالت خراب ہے اور اس سڑک کی کب تک repairing کروا دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی سالانہ مرمت پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مالی سال 11۔2010	39.515 ملین روپے
2۔	مالی سال 12۔2011	53.462 ملین روپے
3۔	مالی سال 13۔2012	122.494 ملین روپے

(ب) جن سڑکوں کی ان سالوں کے دوران سالانہ مرمت کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن سڑکوں کی مرمت پر خرچہ کیا وہ محکمانہ قواعد و ضوابط کے مطابق کیا گیا ہے جس میں خورد بُرد کی کوئی رپورٹ نہ ہے۔

(د) اس وقت کسی سڑک کی سالانہ مرمت نہیں کی جا رہی ہے۔تاہم اس مالی سال میں دستیاب کردہ فنڈز سے قواعد وضوابط کے مطابق repair کا کام کیا جائے گا۔

(ہ) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں تمام سڑکیں عمومی طور پر اچھی حالت میں ہیں ماسوائے چند اڈوں کے پانی کا نکاس نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہیں جن کی مرمت دستیابی فنڈز کے بعد کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ مالی وسائل کے دستیاب ہونے پر repair کا کام کیا جائے گا اور جز(ہ) میں کہا گیا ہے کہ پانی کا نکاس نہ ہونے کی وجہ سے چند اڈوں کی حالت خراب ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مالی وسائل کب تک دستیاب ہو جائیں گے اور کیا صرف سڑکوں کو بار بار repair کیا جائے گا یا جو اصل مسئلہ پانی کے نکاس کا ہے وہ حل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: سوال نمبر582 ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جی، سوال نمبر582 ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف جواب دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر!ان کا یہ point بالکل valid ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو پہلا جواب موصول ہوا تھا انہوں نے یہی لکھا تھا کہ تمام سڑکیں بہت اچھی حالت میں ہیں جب میں نے specifically ان کو کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر، اڈوں سے مراد ہے کہ جو build up area ہے، جہاں آبادیاں آ گئی ہیں، جہاں بسوں اور ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے ان roads پر problem آ رہی ہے لیکن ان کو resolve کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ آیا جو نکاسی آب کا مسئلہ ہے اس کو حل کیا جائے گا یا جو سڑکوں کی حالت ہے اس کو repair کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، اپنا سوال دوبارہ پوچھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جو اصل مسئلہ ہے وہ پانی کے نکاس کا ہے یہاں پر واضح لکھا ہوا ہے کہ چند اڈے پانی کا نکاس نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وہاں پر پانی کے نکاس کو بہتر بنایا جائے گا اور پھر سڑکوں کی حالت بہتر کی جائے گی یا صرف ان کو repair کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: دیکھیں پانی نکلے گا تو repair ہو گی، پانی کے اندر تو repair نہیں ہوتی۔

محترمہ نگہت شیخ: پانی تو پھر دوبارہ اکٹھا ہو جائے گا، اصل مسئلہ تو حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس مسئلہ کو اچھے طریقے سے حل کرنے کی کوشش کریں اور ان کو بتائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک بہت ضروری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مرمت کے لئے ان کو جو پیسے دیئے جاتے ہیں محکمہ اس میں سے کتنی رقم physically منصوبے پر خرچ کرتا ہے اور کتنی رقم کمیشن میں ہڑپ کر جاتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ بات تو قابل ذکر نہیں ہے۔ آپ یا تو کمیشن والی بات ثابت کریں۔ جب آپ ثابت نہیں کر پائیں گے It means there is no evidence.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ تو open secret ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سو روپے میں سے چالیس پینتالیس روپے کمیشن میں محکمہ نیچے سے لے کر اوپر تک کھا پی جاتا ہے۔ This is an open secret.

جناب سپیکر: آپ کوئی specific case لائیں تاکہ میں ان سے کچھ پوچھنے والا بنوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اُدھر سے ضمنی سوال آ گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جواب کے جز(الف) میں کہا کہ فیصل آباد میں سال 13-2012 میں 122 ملین روپے

خرچہ آیا ہے۔ کیا مجھے منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ کون کون سی سڑکیں repair کی گئی ہیں اور کتنی کتنی repair کی گئی ہیں اور ان repairs پر جو رقوم خرچ ہوئی ہیں کیا یہ مجھے اس کی کوئی تفصیل دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: صوبائی محکمہ سے متعلق جو سڑکیں ہیں ان کے بارے میں منسٹر صاحب آپ کو بتا سکیں گے اگر NHA کا پوچھیں گے تو وہ نہیں بتا سکیں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر یہ کسی خاص سڑک کو point out کریں تو میرے پاس اس کی پوری detail ہے، میں ان کو بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی خاص سڑک بتائیں جو صوبائی ہو۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ان سڑکوں کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں جو فیصل آباد سے ٹوبہ ٹیک سنگھ جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، فیصل آباد سے ٹوبہ ٹیک سنگھ جانے والی سڑکوں کا بتائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس طرح تو میں اتنے short notice میں identify نہیں کر سکتا۔ سوال کے مطابق سال 11-2010 میں جہاں جہاں repair کی مد میں کام ہوا ہے، جس جس کلو میٹر پر ہوا ہے وہ تمام detail میرے پاس موجود ہے اگر یہ چاہیں تو میں ان کو provide کر سکتا ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں specifically پوچھوں تو یہ مجھے 'کمالیہ ماموں کانجن روڈ' کا بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بارے میں آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس روڈ پر جو ہم نے 122 ملین روپے کی خطیر رقم خرچ کی ہے تو کیا اس سے repair بھی کی گئی ہے یا نہیں، اگر کی گئی ہے تو اس روڈ پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کب کی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ specific question بنتا ہے اگر یہ fresh question کریں تو اس کی پوری detail provide کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کسی حد تک ان کی بات صحیح ہے کہ لسٹ بہت لمبی ہے اور آپ کی بات specific نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پھر آپ وزیر صاحب کو میری طرف سے request کر دیں کہ یہ مجھے اس کی detail اس لمبی لسٹ میں سے نکال کر بعد میں provide کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بعد میں provide کر دیں گے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: دریائے جہلم بھیرہ اور احمد آباد کے درمیان پل بنانے کا معاملہ

*656: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم بھیرہ اور احمد آباد کے درمیان موٹروے کے دونوں اطراف پل نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پل نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو آنے جانے میں پریشانی ہوتی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دریائے جہلم بھیرہ اور احمد آباد کے درمیان پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے جہلم بھیرہ اور احمد آباد کے درمیان موٹروے کے دونوں اطراف پل نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے (لوگ بذریعہ کشتی دریا عبور کرتے ہیں)۔

(ج) سر دست محکمہ مواصلات و تعمیرات پنجاب کے پاس بھیرہ اور احمد آباد کے درمیان دریائے جہلم پر پل بنانے کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جواب کے جز (الف) اور (ب) میں ڈیپارٹمنٹ خود مان رہا ہے کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ ساتھ ہی جز (ج) میں وہ یہ کہہ رہا ہے کہ پل بنانے کی سکیم بھی زیر غور نہیں ہے۔ جبکہ ڈیپارٹمنٹ وہاں پر لوگوں کی پریشانی سے بھی آگاہ ہے کہ اس دریا کو عبور کرتے ہوئے کشتی میں بہت سارے لوگ حادثات کا بھی شکار ہو جاتے ہیں تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ ایسی صورت میں وہاں پر پل بنانے کی تجویز زیر غور کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ وہاں پر پُل بنانے کی تجویز زیر غور نہیں ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آبادی بہت کم ہے لیکن یہ ایک اچھا سوال put up کیا گیا ہے، پل تو جتنے بن جائیں اُتنے اچھے ہیں، جتنی لوگوں کو facilities مل جائیں لیکن یہ جو دو آبادیوں کی بات کر رہی ہیں ان کی آبادیاں بھی بہت چھوٹی ہیں۔ ابھی میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا اس کی پوری feasibility study کروا لیتے ہیں، traffic count وغیرہ کروا لیتے ہیں اگر یہ project viable ہوا تو in future اس کے لئے کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، کر دیں تاکہ کوئی فائدہ پہنچ جائے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

وحدت کالونی لاہور۔ فلیٹس کی تزئین و آرائش کے اخراجات کی تفصیلات

*373: جناب اعجاز خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کل کتنے فلیٹ ہیں، ان کی مرمت و تزئین و آرائش پر 12-2011 سے آج تک کل کتنے اخراجات ہوئے، فلیٹس کی نمبر وار تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے فلیٹس ہیں جن پر اس عرصہ کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) وحدت کالونی لاہور میں کل سرکاری رہائش گاہیں 1828 عدد ہیں جن میں فلیٹس کی تعداد 615عدد ہے تفصیل اخراجات مرمت و تزئین و آرائش برائے فلیٹس 12-2011 سے آج تک ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فلیٹس جن پر اس عرصہ میں کوئی خرچہ نہ ہوا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: آپ کس پر ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟ وقفہ سوالات تو ختم ہو گیا ہے۔ Question Hour is over now. اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، فرمائیں!

لاہور: 35لاکھ روپے کی ڈکیتی کی تفصیلات

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔اگست 2013 روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی خبر کے مطابق ڈاکوؤں نے ڈیفنس "بی" کے علاقہ میں مبین خان کے گھر گھس کر اہل خانہ کو گن پوائنٹ پر یرغمال بنا کر 35لاکھ روپے مالیت کا سامان و نقدی لوٹ لی اور فرار ہو گئے؟

(ب) اس کی تفتیش کن کن افسران نے کی، مکمل صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جواب جز(الف) متذکرہ وقوعہ کے متعلق مقدمہ نمبر 586 مورخہ 11-08-2013 جرم 392 ت پ تھانہ ڈیفنس اے، لاہور مدعی مقدمہ مبین خان ولد یونس خان سکنہ 260زیڈ۔بلاک ڈیفنس، لاہور کی درخواست پر رجسٹر ہوا ہے۔ جواب جز(ب) مقدمہ درج ہو کر تفتیش مقدمہ محمد اکمل سب انسپکٹر انوسٹی گیشن تھانہ ڈیفنس اے کے سپرد ہوئی ہے۔ دوران تفتیش موقع ملاحظہ کے علاوہ Forensic

Laboratoryکو جو انگوٹھوں کے نشانات یا جوfinger prints ملے ہیں وہForensic Laboratoryکو بھجوائے گئے ہیں۔ ملزمان سابقہ ریکارڈ یافتہ کا فوٹو البم سی آر او برانچ میں مدعی مقدمہ کو دکھلایا گیا ہے۔ ملزمان نامعلوم کےsketches مدعی مقدمہ کی مدد سے تیار کروائے گئے ہیں۔ مشتری گزٹ کے شمارہ نمبر 33/13 میں سی آر او برانچ سے اشاعت کروائی گئی ہے۔ گھر میں موجود ملازمان کے موبائل فون کے ڈیٹا کے حصول کے لئے تحرک کیا گیا ہے۔ گردونواح میں بھی دریافت عام عمل میں لائی جا رہی ہے اور نامعلوم ملزمان کو ٹریس کرنے کے لئے اس قسم کی وارداتوں میں سابقہ ریکارڈ یافتگان کو بھی شامل تفتیش کیا جا رہا ہے اور جلد اس مقدمے کو تفتیش کے ذریعے سے یکسو کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا اور اس مقدمے میں تفتیش سے متعلقہ تمام مروجہ طریقوں کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس میاں طاہر صاحب کا ہے۔ میاں طاہر صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹسdispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! کل 14۔اگست یوم آزادی کا دن تھا ہم لوگ کچھ خواتین اور نوجوان مل کر ہر سال علامہ اقبال کے مزار پر فاتحہ پڑھنے جاتے ہیں۔ کل پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ علامہ اقبال کا مزار چھ گھنٹے کے لئے، ہمارے قائد کو قید کر دیا گیا، بند کر دیا گیا اور وہاں کسی کو فاتحہ کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ گورنر صاحب نے آنا تھا اور کئی سو لوگ بارش میں بھیگتے رہے، ہم بھی بارش میں بھیگ کر واپس آ گئے لیکن فاتحہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگر گورنر صاحب کی سکیورٹی اتنی زیادہimportant ہے تو یا تو وہ آدھی رات کو چلے جائیں یاearly morning، ہمارے ساتھ ایسا نہ کیا جائے کہ ہم اپنے قائد کے مزار پر فاتحہ نہ پڑھ سکیں اس پر ہمارا بھی اور عام عوام کا بھی حق ہے۔ میری آپ کے توسط سے رانا ثناء اللہ سے گزارش ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! گورنر کا عہدہ آئینی ہے اس لئے آپ کچھ خیال کریں، مہربانی۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہمارے لیڈر علامہ اقبالؒ کو کئی گھنٹے تک قید کر دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جتنا آپ نے بول لیا ہے اتنا ہی کافی ہے، تشریف رکھیں۔ قواعد کی معطلی کی تحریک رانا ثناء اللہ خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب محمد سبطین خان، سردار شہاب الدین خان اور سردار وقاص حسن موکل کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مصر میں جاری خانہ جنگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ ڈاکٹر صاحب آپ تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مصر میں جاری خانہ جنگی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مصر میں جاری خانہ جنگی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مصر میں جاری خانہ جنگی کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

مصر میں فوج کے ذریعے منتخب صدر کی برطرفی اوراحتجاج کرنے والے عوام کے قتل عام کی پُرزور مذمت

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مصر میں فوج کے ذریعے سے جمہوری عمل کے خاتمہ اور منتخب جمہوری صدر ڈاکٹر محمد مرسی کی برطرفی اوراس پر احتجاج کرنے والے عوام کے قتل عام کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مصر میں فوج کے ذریعے سے جمہوری عمل کے خاتمہ اور منتخب جمہوری صدر ڈاکٹر محمد مرسی کی برطرفی اوراس پر احتجاج کرنے والے عوام کے قتل عام کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔"

ملک مظہر عباس راں:جناب والا!میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں،اب question put کیا جارہاہے اس مرحلہ پر اگر آپ کوئی بات کریں گے تو وہ ٹھیک نہیں ہو گی۔اس قرارداد کی چونکہ کوئی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے میں question put کرتاہوں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مصر میں فوج کے ذریعے سے جمہوری عمل کے خاتمہ اور منتخب جمہوری صدر ڈاکٹر محمد مرسی کی برطرفی اوراس پر احتجاج کرنے والے عوام کے قتل عام کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ شُنیلارُوت:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں۔جی،فرمائیں!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جو کہ گنگا رام ہسپتال کی residence میں مقیم ہیں اور عرصہ دراز سے وہاں پر illegal طور پر رہ رہی ہیں۔ان کی موجودگی میں ہسپتال کے ایم ایس بھی اپنے سرکاری کام صحیح طور پر سرانجام نہیں دے رہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ محترمہ وہاں پر illegal رہ رہی ہیں اور حکومت پر بہت بڑا بوجھ ہیں، بجلی، پانی، گیس وہ سب کچھ استعمال کر رہی ہیں۔وزیر صحت صاحب یہاں پر موجود ہیں، میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر صحت صاحب! محترمہ کی بات غور سے سنیں۔آپ کن کے بارے میں بات کر رہی ہیں؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب والا! میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! مجھے بھی جواب دینے کی اجازت فرمائی جائے۔پی ٹی آئی نے وہاں پر میرے خلاف جو جال بچھایا تھا میں ایوان میں اپنا جواب دے کر ان کے منصوبے کا end کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں documentary proof بھی ساتھ لائی ہوں۔ میں اس وقت پوسٹ گریجویٹ، ماسٹر آف سرجری کی سٹوڈنٹ ہوں، میرے پاس synopsis بھی موجود ہیں اور میں اس وقت Prostate Cancer پر ریسرچ کر رہی ہوں۔Prostate Cancer میں جو ریسرچ کا topic ہے وہ Study of Risk Factor and Biological Characteristics of Prostate Cancer ہے اور یہ پنجاب یونیورسٹی کا approved project ہے جس کے documents بھی میرے پاس اس وقت موجود ہیں۔اس کے علاوہ میرا یہ project فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے بھی approved ہے اور یہ project 2015 تک کے لئے ہے جو کہ mandatory ہے۔ ہمارے پروفیسر صاحب نے بھی اس میں لکھا ہوا ہے کہ The doctor has to stay in the duty room because ہم نے اس میں چھوٹی موٹی ریسرچ نہیں کرنی بلکہ ہم نے وارڈ میں جانا ہے، فرض کریں وارڈ میں ایک patient ہے اور اس کو burning

micturation ہے اور اسی complaint کے ساتھ وہ آتا ہے آپ نے اس کا Per-rectal examination کرنا ہے۔آپ کو تو معلوم ہے، جب میں ممبر منتخب ہو کر آئی تھی آپ کو بھی بتایا تھا اور اب اس مقدس ایوان کی خدمت میں بھی میری یہ عرض ہے کہ ان documents کے ساتھ وائس چانسلر کے پیپرز بھی موجود ہیں۔ وہاں پر پی ٹی آئی کا ایک ایم ایس لگایا گیا ہے جو کہ ڈاکٹر یاسمین راشد کے منظور نظر ہیں، انہیں میں نے جا کر کہا کہ گنگا رام ہسپتال میرا parent institution ہے۔آؤٹ ڈور میں آپ جا کر دیکھیں، مریض سٹول سے نیچے گر رہا تھا، وہاں پر ٹوٹی ہوئی کرسی پڑی ہوئی ہے اور کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے آپ کو فنڈز دیئے ہوئے ہیں پھر آپ انتظامات کیوں نہیں کر رہے؟ مزید یہ کہ ہسپتال میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔ frankly speaking اب میں نے یہ گندہ نام لے لیا ہے۔اس کے علاوہ میں نے ان سے یہ کہا کہ آپ medicines arrange کریں، جس پر next day اس نے مجھے یہ نوٹس بھیج دیا۔اس کو تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ six duty rooms ہیں۔Duty rooms are always free of charges. اس کے علاوہ یہ میرے نام پر الاٹ بھی ہے اور اس وقت سے الاٹ ہے جب میں یہاں پر گائنی کی رجسٹرار تھی۔اس وقت سے ہم نے یہ ساری services provide کی ہیں، ہم تو free services دے رہے ہیں۔اب یہ مسئلہ اس لئے اٹھایا گیا ہے کیونکہ اس حلقے سے میاں محمد نواز شریف جیتے ہیں اور ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ نے تو free services بھی دینی ہیں، ریسرچ بھی کر رہی ہے اس لئے ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ کو بدنام کیا جائے۔ میں تو کارکنان تحریک پاکستان کی بیٹی ہوں، جن کو تین گولڈ میڈل ملے ہیں، [************] میں تو ساری services free دے رہی ہوں Duty rooms are always free of charges. یہ کوئی اور کام کرتیں تو ان کو appreciation ملتی۔اس سلسلے میں تو میرے پاس ایک ایک ثبوت بھی موجود ہے، میں تو خود چاہ رہی تھی کہ اس کی وضاحت کروں لیکن مجھے منسٹر صاحب نے منع کر دیا تھا، میں تو اس سلسلے میں Privilege Motion بھی دینا چاہ رہی تھی لیکن وزیر موصوف نے کہا کہ اس وقت صوبے میں سیلاب آیا ہوا ہے اور ڈینگی کی وباء بھی پھیلی ہوئی ہے ڈاکٹر صاحبہ! آپ چھوڑیں، دفع کریں۔گنگا رام ہسپتال تو میرا parent institution ہے اور یہ وہ ایم ایس ہے جس کو جناح ہسپتال سے نکالا گیا ہے اور یہ female institution ہے، یہ کوئی ایرا غیرا institution نہیں

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 201 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہے، یہ کوئی اڈا نہیں ہے کہ جو مرضی وہاں پر کرتا رہے اور ایک ہی ڈاکٹر کے خلاف اُٹھ کر اس قسم کے فضول الزامات لگائے جائیں بلکہ میری آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ ان لوگوں کو۔۔۔

(اذان عصر)

میاں محمد اسلم اقبال: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری غلام مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے محترمہ کو floor دیا ہوا ہے جب ان کی بات ختم ہو گی تو میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب وہاں تشریف لائے تھے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس بات کو اچھے طریقے سے سمیٹ لیا جائے تو بہتر نہیں ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: ایک بندہ اتنا اہم کام کرتا ہو اور کارکنان تحریک پاکستان کی بیٹی ہو جن کے تین گولڈ میڈل ہیں اور دن رات کام کرتے ہوں جن کا transparent character ہو۔ مجھے پچھلی اسمبلی میں بھی سپیکر صاحب کی طرف سے شاباش دی گئی تھی۔ کسی کو بدنام کرنا کیا یہ [****] نہیں ہے؟ اگر مجھے منسٹر صاحب منع نہ کرتے تو میں نے پہلے دن ہی تحریک استحقاق دینی تھی۔ میں نے اپنے institution کے لئے اتنی محنت کی اور میں کوئی بے گھر نہیں ہوں، میرا انگلینڈ میں بھی گھر ہے، یہاں میری ایک ڈیوٹی ہے اور میں نے اپنا پراجیکٹ مکمل کرنا ہے۔ انسانیت پر احسان کرنا ہے جب آپ کے پاس above 40 years کے آدمی روتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمیں retention of urine ہے۔ کیا یہ سارا کام انہوں نے کرنا ہے؟ انہوں نے تو کبھی کچھ نہیں کیا، سوائے بدنامی کے یہ کچھ نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ This is no valid Point of Order. I rule it out. جی، میاں صاحب!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے میاں صاحب کو بولنے دیں۔ آپ ایسے نہ کریں یہ آپ سے پہلے کھڑے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز خاتون ممبر نے جو لفظ ہماری خاتون ممبر کے حوالے سے بولے ہیں، میری گزارش ہے کہ انہیں ایوان کی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 201 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: اگر کچھ ایسے الفاظ ہیں تو انہیں حذف کر دیا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ایوان سے اپیل کروں گا کہ ایک دوسرے کی عزت کا خیال کیجئے۔ آپ اپنا مذاق خود نہ بنیں اور اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے میں قطعی طور پر اپنا حصہ نہ ڈالیں۔ I will be grateful جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو بھی سٹوڈنٹ کوئی تھیسز کر رہا ہو یا کسی کالج یا یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہو تو اس کے پاس وہاں رہنے کے لئے، رہائش کے لئے کوئی الاٹمنٹ لیٹر ہوتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کا الاٹمنٹ لیٹر کدھر ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو بھی سٹوڈنٹ کسی ہاسٹل کے اندر رہتا ہے تو اسے کچھ charges pay کرنے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ تو میں نے rule out کر دیا ہے۔ اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ کی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بہتر ہے اس مسئلے کو نہ چھیڑیں courts are there

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے پارٹی کو بھی ساتھ سمیٹ لیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو ایسے الفاظ کہے ہیں میں نے ان کو حذف کر دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے کہے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کسی نے تین یا چار گولڈ میڈل لئے ہیں تو وہ کسی پارٹی کے کسی بھی عہدیدار کے خلاف کوئی لفظ بول سکیں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا۔ گزارش یہ ہے کہ ایک الاٹمنٹ لیٹر ہے اس کے against انہوں نے وہاں پر جو اس کا کرایہ جمع کرایا ہے وہ اس ایوان میں پیش کیا جائے۔ اگلی بات یہ ہے کہ وہاں پر جو ائر کنڈیشنڈ چل رہے ہیں ان کا بجلی کا جو بل آ رہا ہے وہ اس عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے ان کو اس کا جواب دینا چاہئے۔ یہ بات قطعاً نہیں ہے کہ یہ ایوان میں کھڑے ہو کر بڑے بڑے لفظ بول کر کسی بھی پارٹی کے عہدیدار کے خلاف کوئی بات کر کے بیٹھ جائیں۔ ایسا نہیں ہو گا، ان کو یہ جواب دینا پڑے گا کہ وہاں پر جو ائر کنڈیشنڈ چل رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: یہ پہلے ان باتوں کا جواب دیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میاں صاحب! آپ کے پاس courts موجود ہیں۔ قانون سب کے لئے برابر ہے۔ One can go to the court. بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جی، قانون سب کے لئے برابر ہے۔ وہاں پر کوئی تھیسز نہیں ہو رہا، کوئی کچھ نہیں ہو رہا یہ صرف اپنی رہائش اور قبضہ رکھنے کے لئے انہوں نے وہاں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ وہاں آٹھ سال سے قابض ہیں۔ یہ وہ خاتون ہے جو اس معزز ایوان کے floor پر کھڑے ہو کر (ن) لیگ کے خلاف بولا کرتی تھی اور آج انہی کی طرف سے بول رہی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے رولنگ دے دی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: اگر یہ رولز پڑھ کر آتے تو۔۔۔

جناب سپیکر: I rule it out. آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ محترمہ! بڑی مہربانی، آپ اس مسئلے کو چھوڑ دیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House. جی، چودھری صاحب!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جو گزارشات کرنے جا رہا تھا میاں اسلم اقبال صاحب نے میری ترجمانی کر دی ہے۔ میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر کوئی ممبر اسمبلی سے residence allowance کے نام پر charges لے رہا ہے تو پھر یہ اس کا حق نہیں بنتا کہ وہ اسمبلی سے residence charges بھی charge کرے اور پھر رہائش بھی لے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ rule out کر دیا ہے۔ اب آپ اس پر بحث نہ کریں۔ Let me speak now. Thank you very much.

جناب احمد شاہ کھگہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Order please. Order please. آپ تشریف رکھیں۔ جی، فرمائیں!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کس کی؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی۔229 میں ایک معاملہ ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر D-87 سے چند لوگوں نے ماسٹر صاحبان سے مل کر لاکھوں روپے کی لکڑی کاٹ لی ہے۔جب وہاں کے نمبر دار کو اطلاع ملی تو وہ وہاں پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہ لوگ ایک ٹریکٹر ٹرالا لکڑیوں سے لدا ہوا لے جا رہے تھے اور باقی اس کے شور کرنے پر روک دیا گیا۔اس نے تھانہ والوں کو اطلاع کی تو وہاں سے انسپکٹر آیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے؟آپ لکھ پڑھ کر کوئی چیز لائیں تاکہ میں ان سے کہوں کہ آپ اس پر notice لیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر!ان کی توجہ دلائیں کہ وہاں لاکھوں روپے کی لکڑی کاٹ کر لے گئے ہیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: نہیں،ایسے توجہ نہیں آتی۔آپ لکھ کر دیں۔اب میاں نصیر احمد صاحب مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون (ترمیم) پنجاب بوائلرز اینڈ پریشر ویسلز اور پنجاب اینیملز سلاٹر کنٹرول مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں نصیر احمد: میں یہ رپورٹ پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Boilers and Pressure Vessels (Amendment) Bill, 2013 (Bill No.7 of 2013).
2. The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill, 2013 (Bill No.8 of 2013).

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کی گئیں۔اب ملک مظہر عباس راں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2013 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک مظہر عباس راں: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Local Government Bill, 2013 (Bill No.5 of 2013).

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ہفتے کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Local Government Bill, 2013 (Bill No.5 of 2013).

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ہفتے کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Local Government Bill, 2013 (Bill No.5 of 2013).

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ہفتے کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ میاں طاہر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 3 ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میری تحریک کو پندرہ دن کے لئے pending کر دیا جائے تو اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق ملک مظہر عباس راں صاحب کی ہے۔ ملک صاحب! آپ اپنی تحریک نہ پڑھیں تو بہتر ہے۔ میں اور آپ بیٹھ کر اس کا بعد میں فیصلہ کریں گے۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ میری تحریک استحقاق کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: ملک مظہر عباس راں کی تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

قاضی احمد سعید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ابھی میرے سامنے مجلس خصوصی کے ممبران کی فہرست آئی ہے اور اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کا کوئی ممبر شامل نہیں کیا گیا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اُس وقت آپ ایوان میں موجود نہیں ہوں گے اسی لئے آپ کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ آپ یہاں موجود نہ ہوں تو پھر کیا ہو سکتا ہے؟ اُس وقت میں بھی نہیں تھا اور آپ بھی نہیں تھے۔ تشریف رکھیں۔

اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 17/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے، یہ pending ہوئی تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔ رانا صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 17/13 کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہذا اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو کب تک کے لئے pending کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس کوnext weekتک کے لئےpendingکر دیا جائے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے اس تحریک کوnext weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!آپ دیکھ لیجئے کہ یہ جون کی تحریک التوائے کار ہے۔ محکمہ میری تحریک کا intentionallyجواب نہیں دیتا۔

جناب سپیکر:یہ محکمہ کو آخری وارننگ ہے۔This is the last warning to the department.

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میری اس تحریک کا جواب نہیں آئے گا۔ محکمہ اس کا جواب دے ہی نہیں سکتا۔

جناب سپیکر:اگر جواب نہیں آئے گا تو پھر محکمہ کاHeadخود ادھر آئے گا۔آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ وہ جواب دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر18/13ہے۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کو پی ایم ڈی سی کی منظوری کے بغیر چلانے سے سینکڑوں فارغ التحصیل اور داخلہ لینے والے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر18/13میں ایک ڈینٹل کالج جو کہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے منسلک ہے کی رجسٹریشن سے متعلق معاملہ اُٹھایا گیا ہے۔ محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ انہوں نےP.M.D.Cجو کہ رجسٹریشن کا مجاز ادارہ ہے کو بار بار خطوط لکھے ہیں اور اس کے باقاعدہ حوالے بھی دیئے گئے ہیں لیکن اس کے اُوپر ابھی تک کوئی مؤثر پیشرفت نہیں ہو سکی۔اس تحریک کو آپpendingفرمادیں اور میں محکمہ صحت کے سیکرٹری سے کہوں گا کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملہ کوresolveکرائیں۔واقعی یہ ایک issueہے کیونکہ وہاں سے طالب علم اپنا کورس تقریباً مکمل کر چکے ہیں۔میں محکمہ صحت کے سیکرٹری سے کہوں گا کہ وہ اس معاملہ کو ذاتی طور پرtake upکریں اور اس کی رجسٹریشن کی منظوری حاصل کی جائے۔

جناب سپیکر: تو اس تحریک کو کب تک کے لئے pending کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ اس کو next session تک کے لئے pending کر لیں کیونکہ یہ رجسٹریشن کی منظوری P.M.D.C سے ہونی ہے۔ ہم سیکرٹری محکمہ صحت حکومت پنجاب کے ذمہ لگائیں گے کہ وہ ذاتی طور پر پیروی کرتے ہوئے اس کی منظوری حاصل کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/13 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ جون سے آ رہی ہے اور یہ Allied Health Sciences Programmes(AHS) کے بارے میں ہے۔

پنجاب کے پرائیویٹ اور سرکاری میڈیکل کالجوں میں جاری الائیڈ ہیلتھ سائنسز پروگرامز (AHS) بند کرنے سے ہزاروں طلباء وطالبات کا مستقبل غیر محفوظ ہونے کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 19/13 کے ضمن میں عرض ہے کہ University of Health Sciences, Lahore نے 2007 میں مذکورہ discipline میں Allied Health Sciences Courses متعارف کروائے تھے جو کہ میڈیکل تعلیم سے وابستہ اداروں میں قائم Schools of Allied Health Sciences میں کرائے جا رہے ہیں۔ ان courses کا سلیبس University of Health Sciences(UHS) تیار کرتی ہے جو کہ حکومت پنجاب کی charted university ہے اور ڈگری بھی یہی یونیورسٹی جاری کرتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ان courses میں داخلہ بھی وہی طلبہ لیتے ہیں جو میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلے سے محروم رہ جاتے ہیں لہذا ان courses کی اہمیت واقعی زیادہ ہے۔ حکومت پنجاب کا محکمہ صحت اس ضمن میں وقتاً فوقتاً University of Health Sciences اور میڈیکل کالجوں کے سربراہان کو ان courses کے جاری رکھنے کی ہدایت جاری کرتا رہتا ہے جبکہ UHS اور میڈیکل ادارے اپنے انتظامی اور مالی معاملات میں خود مختار ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/13 ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ وہ تحریک التوائے کار نمبر 21/13 ہے جس کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس پر ایوان میں بحث ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار کس بارے میں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ environment اور دریائے راوی کی موت کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میرا خیال ہے کہ اب pollution نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: یہ ریکارڈ میں موجود ہے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ اس پر بحث ہو گی۔

جناب سپیکر: اب تو pollution نہیں رہی۔

شیخ علاؤالدین: اس کا جواب تو آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

دریائے راوی لاہور میں زہریلا پانی اور کوڑا کرکٹ ڈالنے سے زیر زمین پانی بھی زہریلا ہونے کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ میں اس جواب کی کاپی شیخ علاؤالدین صاحب کو دے دیتا ہوں۔ شیخ صاحب اس جواب سے مطمئن ہوں تو ٹھیک ہے اگر وہ مطمئن نہیں ہوتے اور اس پر ان کی کوئی observation ہے تو وہ دیں۔ آپ اس پر بحث کروانا چاہتے ہیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ آپ اس پر بحث کے لئے کوئی time fix کر دیں گے تو بحث ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے اس کا جواب فراہم کر دیں تو میں اس کو پڑھ لیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤالدین کو جواب کی کاپی مہیا کی گئی)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ پہلے جواب پڑھ لیں پھر اس پر بات ہو جائے گی۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 22/13 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کی ساڑھے تین سو کنال زمین کے حوالے سے ہے اور یہ اربوں روپے کا فراڈ ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، دیکھتے ہیں اور اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

لاہور میں متروکہ وقف (ہندو اوقاف) کی سینکڑوں کنال اراضی خلاف قانون و پالیسی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کے نام منتقل

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب میرے پاس موجود ہے اور یہ کافی تفصیل سے ہے۔ اس جواب کو محرک دیکھ لیں۔ اگر محرک متفق ہوں تو اس کو Anti Corruption Department کو refer کر دیا جائے تاکہ اس کے اوپر وہ inquiry کر کے اپنی کوئی ایک رائے قائم کریں۔ اس میں واقعی جو بظاہر نظر آ رہا ہے وہ فراڈ کی ہی صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو محکمہ انٹی کرپشن کو refer ہونے دیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے۔ وہ مجھے جواب عنایت کر دیں میں اس کو دیکھ لوں گا۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ وقف کی زمین ہے آخر وہ کون سا جن تھا جس نے ٹرانسفر کر دی یہاں تو جائز mutation نہیں ہوتی؟ آپ اس پر کمیٹی بھی بنائیں اور اس معاملے کو بالکل نہ چھوڑا جائے۔

MR SPEAKER: Let it go to the Anti Corruption.

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! prior to that ہمیں تو دکھا دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پہلے جواب دکھا دیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جواب کی کاپی انہیں دے دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 49/13 میاں محمود الرشید، ڈاکٹر مراد راس اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

فیصل آباد کھڑیانوالہ شیخوپورہ روڈ پر طویل لوڈشیڈنگ کے خلاف احتجاج کرنے والوں پر پولیس کا لاٹھی چارج، چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنا

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے، فیصل آباد میں ایک واقعہ پیش آیا تھا وہاں پر ستارہ انرجی جنریشن کا پراجیکٹ ہے۔ یہ پراجیکٹ جس علاقہ میں ہے اس علاقہ کے لوگوں کو اس پراجیکٹ کے موجود ہونے کی وجہ سے ایک سہولت تھی کہ وہاں پر لوڈشیڈنگ نہیں کی جا رہی تھی لیکن جب سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا کہ لوڈشیڈنگ کے دورانیہ کو ہر جگہ پر یکساں طور پر لاگو کیا جائے۔ اس پر FESCO نے اس feeder کو بھی لوڈشیڈنگ میں ڈال دیا تو وہاں کے مکین اور فیکٹریوں والے جو عادی تھے کہ وہاں پر کوئی لوڈشیڈنگ نہیں ہوتی تھی جب باقی سب کے ساتھ وہاں بھی آٹھ دس گھنٹے کی لوڈشیڈنگ شروع ہوئی تو پھر چند فیکٹری مالکان نے اور چند مکینوں نے اپنا کردار ادا کیا اور مین روڈ کو بلاک کر دیا جس کو پولیس نے by force restore کرایا۔ اس دوران کچھ واقعات ایسے ہوئے جس پر پولیس نے تجاوز کیا اور اس بنیاد پر یہ معاملہ میڈیا میں آیا، اخبارات کی زینت بنا اور پھر یہ تحریک لائی گئی۔ میں اس دن خود وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فیصل آباد گیا تھا۔ اس معاملہ کو وہاں پر inquire کیا گیا اور جو لوگ اس میں ملوث پائے گئے جنہوں نے ایک گھر میں گھس کر لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 56/13 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور سردار وقاص حسن موکل صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جس واقعہ کی نشاندہی کی گئی ہے اس کا مقدمہ پہلے سے درج ہو چکا تھا۔ اس کے بعد ملزمان کو گرفتار کر کے ان کا چالان عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ وہاں پر مقدمہ زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر: میں نے دیکھ لیا ہے یہاں Rule-83 لگتا ہے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ فیصل آباد میں بجلی کی بندش کی تحریک التوائے کار 13/49 اور 13/61، 13/62، 13/98 تمام dispose of کی جاتی ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/80 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس کو آپ اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/120 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ کیا یہ پڑھی جاچکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

ڈی ایف او چھانگا مانگا کا عرصہ دراز سے قائم مزدوروں کی بستی کو بذریعہ بلڈوزر گرانا

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ وہی معاملہ ہے جو غالباً آپ کے اور شیخ صاحب کے ضلع اور حلقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس معاملہ پر آپ کے پاس میٹنگ ہوئی تھی۔ میرے پاس محکمہ کا جواب موجود ہے لیکن اس میں مناسب یہی ہے کہ وہی کمیٹی جو آپ نے تشکیل دی تھی وہ اس معاملہ کو dispose of کرے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/132 جناب احمد خان بھچر صاحب کی ہے۔ رانا صاحب! یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے، کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کے علاوہ اگلی جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہیں ان کے نوٹسز 7۔اگست کو موصول ہوئے ہیں ان میں سے کسی کا جواب بھی محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا کیونکہ پہلے عید کی چھٹیاں رہی ہیں اور پھر 14۔اگست کی چھٹی تھی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اب پڑھنے والی تحاریک التوائے کار ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محرک موجود ہیں تو وہ اپنی اپنی تحاریک پڑھ دیں اور اس کے بعد pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اب تحریک التوائے کار نمبر 409/13 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور کی سڑکوں پر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو متعدد ون ویلرز ہلاک و زخمی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور کی سڑکیں ون ویلرز کے لئے موت بانٹنے کا ذریعہ بن گئی ہیں بالخصوص مال روڈ، جیل روڈ، فیروزپور روڈ، گلبرگ مین بلیوارڈ اور کئی دوسری سڑکوں پر ہر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو یہ خونی کھیل ہوتا ہے جس پر لاکھوں کی شرطیں لگتی ہیں اور جس میں دوسرے شہروں سے بھی لوگ آ کر شرکت کرتے ہیں۔ گزشتہ 3 ماہ کے دوران 11 نوجوان ہلاک اور 156 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ حکومت کوئی کارروائی کرنے کی بجائے خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ حکومت اس سلسلے میں اپنا رول ادا کرے تاکہ قیمتی جانوں کے زیاں کو روکا جا سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ گورنمنٹ کے notice میں یہ بات لے آئے ہیں لیکن اس پر بہت عمل ہو چکا ہے۔ میں یہ جانتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس پر منسٹر صاحب کچھ بتا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے اب کیا بتانا ہے۔ اس پر گورنمنٹ اور پولیس کام کر رہی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 410/13 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ 420 نمبر کس کا آتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کیا آج سارے جواب آپ کی طرف سے آئیں گے؟

جناب سپیکر: نہیں، مجھے جہاں جواب دینے چاہئیں میں وہاں جواب دیتا ہوں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں مسلسل اضافہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہیپاٹائٹس ایک خاموش قاتل اور موذی مرض ہے۔ پنجاب میں بسنے والا ہر دسواں فرد اس کا شکار ہے جبکہ اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ہیپاٹائٹس بی اور سی جگر کے سکڑنے کی بیماری اور جگر کے کینسر کی بڑی وجہ ہے۔ جبکہ B اور C سے بچاؤ ممکن ہے۔ آلودہ پانی اور ناقص خوراک A, E کے پھیلنے کی بڑی وجہ ہے جبکہ B, C اور D استعمال شدہ سرنج و خون کی منتقلی سے پھیلتا ہے۔ ہیپاٹائٹس کی بیماری خون اور اس کی مصنوعات کے تبادلے اور استعمال شدہ سرنج یا مشترکہ انجکشن، شیونگ بلیڈ، ناک، کان چھدوانے والے آلودہ اوزار، بیوٹی، ڈینٹل اور دیگر سرجری آلات کا جراثیم سے پاک کئے بغیر استعمال کرنے سے پھیلتا ہے۔ اس موذی مرض کے سلسلے میں حکومت کو خصوصی آگاہی مہم شروع کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات کرنا چاہئیں تاکہ عوام اس آگاہی کے نتیجے میں اس جان لیوا اور موذی مرض سے بچ سکیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اس تحریک کا کیا کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ تحاریک 7-اگست کو موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے کسی بھی تحریک التوائے کار کا جواب محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔ آپ ان سب کو پڑھے جانے کے بعد اگلے ہفتہ تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 413/13 چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 414/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

پنجاب میں لاکھوں گاڑی مالکان قیمت ادا کرنے کے باوجود نمبر پلیٹوں سے محروم

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت پنجاب میں کاروں، ٹرکوں، کمرشل گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی سترہ لاکھ Number Plates گاڑیوں کے مالکان کو نہ مل سکی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ گاڑیاں بغیر Number Plates کے سڑکوں پر چل رہی ہیں۔ ان نمبر پلیٹوں کی قیمت عرصہ دراز سے وصول کی جا چکی ہے جس کی مالیت بھی اربوں روپے میں بنتی ہے۔ وہ کمپنی جو اس سارے معاملہ کی ذمہ دار ہے black list ہو چکی ہے لیکن نئے ٹینڈر میں شرکت کے لئے پھر pre-qualify ہو رہی ہے۔ 3M نامی فرم نے اپنے سابقہ معاہدے پورے نہ کئے بلکہ حکومت اور مالکان کی مسلسل پریشانی کا باعث بن رہی ہے۔ معاہدہ کے تحت فرم مذکورہ نے جرمنی کی بنی ہوئی پلیٹیں فراہم کرنا تھیں لیکن جو پلیٹیں فراہم بھی کیں وہ مقامی طور پر تیار کی گئیں تھی۔ گاڑیوں کی نمبر پلیٹوں کی مسلسل دستیابی کوئی مشکل کام نہ ہے بشرطیکہ اسے شفاف طریقے سے competition اور competence کی بنیاد پر مختلف پارٹیوں کو division wise یا district wise بانٹ دیا جاتا یہ ایک انتہائی آسان کام جس کو مفادات کے تحت مشکل ترین بنا دیا گیا ہے اور جو گاڑیوں کے مالکان کے لئے مسئلہ بن چکا ہے۔ پوری دنیا میں کوئی نئی گاڑی بغیر نمبر ایک کلو میٹر نہیں چل سکتی۔ کیا وجہ ہے کہ ڈیلوری پوائنٹ پر رجسٹریشن اور پلیٹیں مہیا نہیں کی جا سکتیں اور جرائم کی صورت میں بھی بغیر نمبر پلیٹ گاڑیاں پولیس کے لئے مسئلہ بنتی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی اس کا جواب دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے یہ تحریک التوائے کار pending کر دی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 415/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے خریدے گئے کولڈ رومز میں سے اکثر بند ہونے کی وجہ سے ویکسین ضائع ہونے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار بہت اہم ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس پر specific instructions دے دیں تاکہ اس کا جواب جلد آ جائے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بیماریوں کی روک تھام کے لئے اہم ترین vaccines کو سٹور کرنے کے لئے جو cold rooms خریدے گئے ان کا معیار اور مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے ان میں رکھی گئی تمام vaccines کی افادیت ختم ہو چکی ہے۔ یہ cold rooms جو پنجاب کے چودہ اضلاع میں بنائے گئے اور ان چودہ میں سے دس cold rooms چند ہفتے بھی نہ چل سکے۔ یہ cold rooms جو 9 بنیادی بیماریوں جن میں خسرہ بھی شامل ہے سے بچاؤ کی vaccines کے لئے خریدے گئے تھے لیکن اب تک 200 جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں محکمہ صحت کا یہ دعویٰ کہ وہ خسرہ کے خلاف مہم کو کامیابی سے چلا رہا ہے کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ جبکہ vaccine ہی expire result دے رہی ہے۔ پنجاب کے چودہ اضلاع میں یہ Strengthening of Expanded Programme on Immunization (EPI) Cold Chain کے تحت لگائے گئے تھے لیکن دس اضلاع کے EDOs نے محکمہ کو اطلاع دی کہ یہ cold rooms کام نہیں کر رہے۔ صوبائی EPI سٹور آفیسر کی طرف سے یہ معاملہ 27۔جون 2013 کو تحریری طور پر محکمہ کے افسران اعلیٰ کے علم میں لایا گیا اور cold rooms کی خریداری میں ارباب اختیار کی کارکردگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس خط کے مطابق یہ 220 وولٹ کے چائنیز cold rooms ہیں جن میں سنگل فیز کنکشن کے ساتھ تھری فیز 440 وولٹ سٹیبلائزر ہے جبکہ ضرورت 220 وولٹ سٹیبلائزر اور 220 وولٹ جنریٹر کی تھی اور اس طرح کروڑہا روپیہ ضائع کیا گیا۔ محرک یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ procurement کے بین الاقوامی

طریق کار اور competition کو کیسے نظر انداز کیا گیا اور substandard خریداری کی گئی۔ پھر وہ کون سے پوشیدہ طاقت ور ہاتھ ہیں جن کے زور بازو پر defective Chinese cold rooms خریدے گئے اور بیماریوں سے بچاؤ کے لئے اہم ترین vaccines بے کار ہو گئیں اور قیمتی جانوں کے ضیاع کا باعث بنیں۔ محرک پوری ذمہ داری سے یہ بات کہنے پر مجبور ہے کہ ملک کے اندر بلکہ لاہور میں انتہائی اعلیٰ معیار کے cold rooms بنانے والے ادارے موجود ہیں جو سالہا سال سے معیاری cold rooms اور cold storage کی صنعت سے منسلک ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ان اداروں کو جن کا service backup اور warranty ہر وقت موجود ہے کو نظر انداز کیا گیا؟ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/420 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، شیخ صاحب!

صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کو روکنے کے لئے ضروری ادویات اور انجکشن فوری مہیا کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان اور بالخصوص پنجاب میں پچھلے دس برسوں میں ہیپاٹائٹس تیزی سے پھیل رہا ہے اور ایک ماہرانہ اندازے کے مطابق اس میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہیپاٹائٹس کی مختلف اقسام سامنے آ گئی ہیں جن میں A,B,C,D,E,F اور G تک یہ ریسرچ ہو چکی ہے۔ جگر جو انسانی زندگی کا بنیادی کردار ہے اپنا مرض عرصہ دراز تک چھپائے رکھتا ہے اور اکثر اوقات تب ظاہر کرتا ہے جب معاملہ دور تک جا چکا ہوتا ہے۔ ہیپاٹائٹس کا علاج ایک مہنگا ترین علاج ہے اور حقیقتاً لوگ علم ہو جانے کے باوجود اس کا علاج کرانے سے قاصر ہیں۔ دنیا بھر میں کوئی ایسی مؤثر vaccine بھی تیار نہ ہو سکی ہے جو ہیپاٹائٹس کو روک سکے۔ اس مرض کے بڑھنے کی جو وجوہات ہیں ان کا علم عوام کو ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی سنجیدہ کوشش کی جا رہی ہے۔ وقت آ گیا ہے مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہیپاٹائٹس کے مرض کے خلاف ایک تحریک کا آغاز کیا جائے۔ تمام ہسپتالوں Rural Health Centres, Basic Health Units اور پرائیویٹ ڈاکٹروں سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا ریکارڈ لے کر اور مکمل تفصیلات

کی بنیاد پر ایک (Crisis Hepatitis Centre) بنایا جائے اور ہر مریض کو تمام ادویات، انجکشنز مفت مہیا کئے جائیں اور ان کو اس وقت تک مانیٹر کیا جائے جب تک کہ ان کے نتائج negative نہ ہو جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب سپیکر: Pending till next week. تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب ہم legislation شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Commission on the Status of Women Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Commission on the Status of Women Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Commission on the Status of Women Bill, 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Payment of Wages (Amendment) Bill 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم)(ریلیف) مصارف زندگی ملازمین 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت برائے غیر ہنر مند کارکنان، پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) دکانیں و کاروباری ادارے پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Shops and Establishments (Amendment) Bill 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) معاوضہ کارکنان پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill, 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) نفاذ (انٹرنیشنل سسٹم) اوزان و پیمانے پنجاب مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Weights & Measures (International System) Enforcement (Amendment) Bill, 2013. Minister for Law to introduce the Punjab Weights & Measures (International System) Enforcement (Amendment) Bill, 2013.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Weights & Measures (International System) Enforcement (Amendment) Bill, 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Weights & Measures (International System) Enforcement (Amendment) Bill, 2013 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Special Committee No.1 for report within two months.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز مصدرہ 2013

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill, 2013. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill, 2013 as recommended by the Special Committee No.1 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill, 2013 as recommended by the Special Committee No.1 be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. First amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr. Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr. Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr. Ijaz Khan, Mr. Muhammad Arif Abbasi, Mr. Ejaz Hussain Bukhari, Dr. Salah-ud-Din Khan, Mr. Ahmad Khan Bhacher, Mr. Muhammad Sibtain Khan, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Dr. Murad Raas, Mr. Masood Shafqat, Mr. Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr. Javed Akhtar, Mr. Waheed Asghar Dogar, Mr. Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr. Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs. Saadia Sohail Rana, Dr. Nausheen Hamid, Mrs. Raheela Anwar, Ms. Nabila Hakim Ali Khan, Mrs. Naheed Naeem, Ms. Shunila Ruth, Ch. Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar

Muhammad Asif Nakai, Mr. Ahmad Shah Khagga, Dr. Muhammad Afzal and Mrs. Baasima Chaudhary. Any mover may move it. Who is to move it?

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ سپیشل کمیٹی کے پاس یہ Bill گیا تھا جس نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اگر اس پر public opinion بھی آ جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اس amendment کو move کریں گے۔

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th September 2013."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th September 2013."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

جناب سپیکر: جی، کون بات کریں گے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس بل کے بارے میں ابھی information آئی اور تھوڑی دیر پہلے بل سامنے آیا ہے کیونکہ اس حوالے سے as such preparation نہیں ہے۔ لازمی بات ہے کہ اب ایوان کی کارروائی کے مطابق اسے آگے چلانا ہے اور اسے approval کے مراحل سے گزرتے ہوئے approve بھی ہونا ہے۔

MR SPEAKER: My dear! This is legislation. You see.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بالکل اس بات کو understand کر رہا ہوں کیونکہ یہ بل میرے پاس نہیں آیا اور میں نے صرف یہ گزارش کی ہے کہ آپ اس کی جو further proceeding ہے please اس کو carry on کریں۔

MR SPEAKER: You were present in that Committee. You have signed it and now what I should do? I will go according to the decision of this House.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اسمبلی کا جو procedure بنتا ہے اس کے مطابق please اسے further proceed کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی amendments withdraw کر لیں تو پھر ہی ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! Rules کے مطابق تو یہی بنتا ہے کہ ہم انہیں withdraw کر لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے دو ترامیم دی ہیں جن میں ایک تو public opinion سے متعلق ہے اور دوسری سپیشل کمیٹی سے متعلق ہے۔ سپیشل کمیٹی نے already ہی اسے approve کیا ہے اور جو public opinion ہے تو legislation کا اختیار public نے اور عوام نے اس معزز ایوان کو ہی دیا ہے اس لئے public opinion جو ہے وہ legislation کے لئے relevant نہیں ہے۔ اگر یہ مہربانی کرکے withdraw کر لیں اور اس کے بعد آپ further proceed کر لیں۔

MR SPEAKER: It has been withdrawn so we should proceed further then. Now, the second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan and Malik Taimoor Masood.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب amendments انہوں نے withdraw کر لی ہیں تو پھر آپ سوال براہ راست put کریں۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1 be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

Congratulations! (Applause)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: The second amendment is also withdrawn. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Special Committee No.1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 22nd July 2013."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Special Committee No.1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 22nd July 2013."

None has opposed. The motion moved and the question is:

That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Special Committee No.1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 22nd July 2013."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as amended, be passed."

None has opposed. The motion moved and the question is:

"That the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2013, as amended, be passed."

(The motion was carried unanimously.)

(The Bill is passed unanimously.)

MR SPEAKER: Congratulations to all of you.

اب اجلاس کل مورخہ 16۔اگست 2013 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔